اکابر دیوبند کا تکفیری افسانہ

مُرتب: حضرت علامہ مولانا محمد حسن علی رضوی قادری مدظلہ العالی

باہتمام: سیّد شاہ تراب الحق قادری رضوی مصطفوی

مرتب:

حضرت علامہ مولانا

محمد حسن علی رضوی قادری مدظلہ العالی

باہتمام:

سید شاہ تراب الحق قادری

رضوی مصطفوی دام ظلہ

ناشر:

جمعیت اشاعت اہلسنت

نور مسجد کاغذی بازار کراچی

حرفِ آغاز

جمعیت اشاعت اہلسنت ایک خالصتاً مذہبی واشاعتی ادارہ ہے جس کے قیام کا مقصد اشاعت دین مسلک اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اور عوام کی معلومات کے لیے دینی اجتماعات کا انعقاد و دیگر مذہبی امور میں تعاون ہے۔ یہ ادارہ اس سے قبل مختلف دینی کتب ورسائل چھتیس ۳۶ کے قریب شائع کرکے عوام میں مفت تقسیم کر چکا ہے۔

زیر نظر کتاب اکابر دیو بند کا تکفیری افسانہ ایک عرصہ سے نایاب تھی۔ ادارہ اس کی اشاعت کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ اس کتاب میں خاص بات یہ ہے کہ مذہب مہذب اہل سنت وجماعت پر طرح طرح کے فتوے لگانے والے حضرات اکابر دیو بند اپنے آئینے میں کیسے نظر آتے ہیں اس کا اندازہ آپ کو کتاب پڑھنے کے بعد ہوگا۔

ادارہ امید رکھتا ہے کہ جس طرح پہلے ہماری اشاعت کردہ کتب کو عوام نے سراہا اسے بھی سراہیں گے۔

محمد عرفان وتاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تکفیری افسانہ ..... افادیت واہمیت

نازش اہلسنت علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت رئیس التحریر مولانا محمد حسن علی صاحب قادری رضوی بریلوی دام ظلہ کی زیر نظر کتاب لاجواب پہلی بار ۱۹۶۷ء میں اس وقت شائع ہوئی تھی جب اکابر دیوبند پاک وہند غیر مقلدین وہابیہ کی بھرپور تائید وحمایت سے اکابر اہل سنت خصوصاً سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام اہل سنت نائب اعلیٰ حضرت سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان علامہ مولانا ابو الفضل سردار احمد قدس سرہ پر بلا وجہ مسلمانوں کی تکفیر کا الزام لگا کر غلیظ و شدید الزام تراشیاں کر رہے تھے دوسری طرف یو۔ پی۔ بھارت سے مشہور دیوبندی وہابی مصنف و مناظر مولوی نور محمد ٹانڈوی تکفیری افسانے لکھ کر سیدنا اعلیٰ حضرت و دیگر اکابر اہلسنت سے عوام کو گمراہ کر رہے تھے تکفیری افسانہ شائع ہوتے ہی دیوبندی لوہے ٹھنڈے پڑ گئے مقالوں کے بادل چھٹ گئے تکفیری افسانہ کی افادیت و اہمیت کے پیش نظر نبیرہ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم ہند مولانا شاہ محمد ابراہیم رضا خان صاحب جیلانی میاں قدس سرہ نے اپنے ماہنامہ "اعلیٰ حضرت" کی مختلف اشاعتوں میں قسط وار شائع فرمایا پھر رئیس الخطباء مولانا شاہ محمد عارف اللہ صاحب قادری رضوی میرٹھی علیہ الرحمہ نے اپنے ماہنامہ "سالک" راولپنڈی میں اور ماہنامہ "نوری کرن" بریلی شریف میں تکفیری افسانہ قسط وار شائع کیا پھر ضیاء القاسمی لائلپوری اور دیگر منہ پھٹ زبان دراز دیوبندی جاہل مقررین نے الزام تکفیر کی راگنی گائی تکفیری افسانہ ان سب کے لئے دافع اوہام ثابت ہوا مولانا نورانی میاں کے استاد محترم علامہ مولانا سید غلام جیلانی میرٹھی قدس سرہ لاہور تشریف لائے ہوئے تھے اور میرٹھ کے نیتر والوں کے ہاں

بیڈن روڈ پر سکونت پذیر تھے تکفیری افسانہ ملاحظہ فرما کر بہت پسند کیا اس طرح ۲۱۔۷۔۱۹۶ء میں مفتی اعظم پاکستان استاذ العلماء علامہ ابو البرکات سید احمد قادری رضوی رحمہ اللہ علیہ ناظم و مفتی اعظم دار العلوم حزب الاحناف نے ملاحظہ فرمایا تو فورا کثیر تعداد میں خرید فرمایا اور ایک ہی نشست میں پورا کتابچہ ملاحظہ فرما کر داد تحسین و آفرین سے نوازا

آج کل دیوبندی، وہابی مقررین و مناظرین و مصنفین اپنے اکابر کی شدید توہین و تنقیص آمیز گستاخانہ عبارتوں کو تو دیکھتے نہیں جگہ جگہ تکفیر کا رونا روتے ہیں اگر کوئی توہین نہ کرتا تو تکفیر بھی نہ ہوتی بلا وجہ تکفیر کا الزام لگا کر آج بھی اہل سنت کو بدنام کیا جا رہا ہے زیر نظر رسالہ انشاء اللہ العزیز وہابیوں کے اس مرض کے لئے دافع ثابت ہوگا احباب اہل سنت اس کتابچہ کی زیادہ زیادہ اشاعت کریں اور لوگوں کو بتائیں کہ خود دیوبندی وہابی مولوی کس تیزی و فراوانی اور وسیع القلبی سے تکفیری فتاویٰ جاری کرتے ہیں اور جن جن گستاخانہ توہین آمیز عبارات پر سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز اور دیگر جمہور اکابرین اہلسنت تکفیر کرتے ہیں انہی عبارت کو خود اکابر دیوبند نے توہین آمیز گستاخانہ قرار دے کر کسی نہ کسی عنوان سے خود فتویٰ کفر و ارتداد جاری کیا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس رسالہ کی افادیت و اہمیت کے پیش نظر اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے وما علینا الا البلاغ المبین۔

سردار احمد رضا رضوی مصطفوی غفرلہ

احوال واقعی

سیدنا امام اہلسنت سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے کسی مسلمان کو بلا وجہ خواہ مخواہ یا کسی ذاتی بغض و عناد یا محض دشمنی کی بنا پر کافر و مرتد قرار نہیں دیا بلکہ جن لوگوں نے تحذیر الناس، براہین قاطعہ، فتاوی گنگوہی، حفظ الایمان جیسی ناپاک ملعون و مردود کتابوں میں شان الوہیت میں تنقیص شان رسالت و نبوت میں توہین شدید کی، ان کو ان کی گستاخانہ عبارتوں پر بار بار بذریعہ رجسٹری خطوط مطلع و خبردار کیا، توبہ اور رجوع کی تلقین فرمائی مگر اغلاط سے رجوع، بے ادبیوں گستاخیوں سے توبہ، ان کے مقدر میں نہیں تھی اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے ان کی ضد اور ہٹ دھرمی پر، ان کی کتابوں کی گستاخانہ عبارات علماء عرب و عجم کے سامنے رکھیں اور حسام الحرمین کی شکل میں ان سے حکم شرعی حاصل کیا، جس پر یہ لوگ تلملا اٹھے، امام اہلسنت کے خلاف غلیظ انداز گفتگو اختیار کیا، ان کی ضد اور ہٹ دھرمی اور ڈھٹائی پر ہی سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت نے فرمایا۔

اف رے منکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کمبخت کے ایمان گیا

اگر کوئی توہین و تنقیص نہ کرتا تو تکفیر نہ ہوتی۔ اب یہ لوگ توبہ کرنے کی بجائے اپنی عبارات میں تحریف و تاویل کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں حالانکہ ان کو بے دریغ توبہ کر لینا چاہئے تھی۔

توبہ اور معافی کوئی امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ سے طلب نہیں کرنا تھی بلکہ توبہ و معافی بارگاہ الوہیت و رسالت سے طلب کرنا تھی۔ یہ توہین و تکفیر کا سب جھگڑا اسی وقت ختم ہو سکتا تھا توبہ کرنا بھی کوئی جرم تھا؟ توبہ کی بجائے بے جا تاویلات کا نتیجہ یہ نکلا کہ تحذیر الناس، براہین قاطعہ، فتاوی گنگوہی، حفظ الایمان وغیرہ

کی' جو علیحدہ علیحدہ من مانی تاویلات مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی' مولوی عبدالشکور کاکوروی' مولوی حسین احمد ٹانڈوی' مولوی منظور سنبھلی وغیرہم نے کیں۔ ایک دوسرے کی متضاد و متصادم تاویلات سے کفر کی اقبالی ڈگری ہو گئی دیکھو ہمارا رسالہ "دیوبندی شاطر" اور اب تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ دیوبندی مناظرین و مصنفین اپنے اکابر کی گستاخانہ عبارات کی تاویل کرنے سے عاجز و قاصر ہیں اور کفریہ عبارات پر گفتگو یا مناظرہ کرتے وقت ان کو پسینہ آجاتا ہے کیونکہ ہر جھوٹی تاویل کا توڑ ان کے اپنے اکابر مناظرین کی کتب میں موجود ہے۔ لہٰذا بے بسی کے عالم میں اب دیوبندی وہابی خود اپنے اکابرین کی متنازعہ کتب کی گستاخانہ عبارات میں تحریف کر رہے ہیں کتر بیونت سے کام چلا رہے ہیں' گستاخانہ عبارات میں تحریف' کاٹ چھانٹ اور حجامت بازی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب یہ لوگ اپنے اکابرین کی کتب کی عبارات بدل رہے ہیں تو یقیناً ان کے نزدیک بھی وہ عبارات گستاخانہ اور کفریہ ہیں اگر وہ عبارات گستاخانہ اور کفریہ نہیں تھیں تو پھر ان عبارات میں تحریف و تصرف کیوں کیا جا رہا ہے؟ زیر نظر اس کتابچہ میں ان کے اپنے اکابر کے عقائد پر ان کے اپنے اکابر کے فتاویٰ ملاحظہ کریں جو ہمارے مذکورہ بالا دعویٰ کی دلیل ہیں

ہمارا چیلنج اور ان کی لاجوابی

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار' وار سے پار ہے

الحمد للہ اکابر دیوبند کا تکفیری افسانہ ۱۹۷۷ء سے ہزاروں کی تعداد میں مسلسل چھپ رہا ہے' ایک ایک شہر میں ہزاروں کی تعداد میں گیا ہے ہم نے اس کتابچہ کا دوسرا ایڈیشن بالخصوص اس وقت کے اکابر دیوبند' چوٹی کے مناظرین دیوبندی مولوی منظور سنبھلی مدیر الفرقان'

مہتمم مدرسہ دیوبند قاری محمد طیب قاسمی دیوبندی' مفتی اعظم مولوی محمد شفیع دیوبندی' مولوی خیر محمد جالندھری' مولوی عبداللہ درخواستی' مولوی احمد علی لاہوری' مولوی غلام خاں راولپنڈی' مولوی غلام غوث ہزاروی' مولوی احتشام الحق تھانوی' مفتی محمود ملتانی' مولوی محمد علی جالندھری' مولوی محمد یوسف بنوری' مولوی ادریس کاندھلوی' مولوی عنایت اللہ گجراتی' مولوی شمس الحق افغانی' مولوی نورالحسن بخاری وغیرہم کو ارسال کیا تھا مدت مدید و عرصہ بعید سے یہ رسالہ لاجواب ہے یہ لوگ ہم اہلسنت بالخصوص امام اہلسنت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ پر بلا وجہ تکفیر کا الزام لگاتے ہیں لیکن گھر کی خبر نہیں خود اکابر دیوبند آپس میں ایک دوسرے کو کس دھڑلے سے کافر و مرتد و مشرک قرار دے رہے ہیں مذکورہ بالا اکابر دیوبند میں سے اکثر و بیشتر حضرات اپنے اکابر و اعاظم کے اس تکفیری افسانہ کا جواب دئے بغیر اس دنیا سے رخصت ہوگئے مگر ان کی ذریت آج بھی ہم اہلسنت پر بلا وجہ تکفیر کا الزام عائد کر رہی ہے اور کرتے رہتے ہیں ہم انہیں کہتے ہیں وہ اپنے گھر کی خبر لیں اور دیکھیں ان کے اکابر کس دلیری اور دھڑلے سے ایک دوسرے کے عقائد و نظریات پر کفر و ارتداد اور شرک و بدعت کے فتاویٰ رسید کر رہے ہیں۔

یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر
اپنے بیگانے ذرا پہچان کر

جو اکابر دیوبند بغیر جواب دئے انتقال کر گئے ان کی جگہ اب ہم نئے اٹھنے والے دیوبندی وہابی مولویوں کو اپنا چیلنج پیش کرتے ہیں کہ وہ مرد میدان بنیں اور جواب دیں جو دیوبندی مولوی' سنی وہابی' دیوبندی بریلوی موضوع پر لکھنے اور بولنے کا ذوق رکھتے ہیں وہ طبع آزمائی کریں اور ان تکفیری تضادات کا معمہ حل کرنے کی کوشش کریں یا پھر اہلسنت و امام اہلسنت پر بلا وجہ تکفیر کرنے کے الزامات کا اعادہ نہ کریں کیونکہ امام اہلسنت سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ

اور علماء حرمین طیبین نے کسی کی بلا وجہ خواہ مخواہ محض تفریح طبع کے لئے تکفیر نہیں کی اور محض مشغل کے طور پر حکم ارتداد نہیں لگایا بلکہ توہین و تنقیص' بے ادبی و گستاخی کے باعث حکم شرعی جاری ہوا ہے

موجودہ علماء دیوبند جواب دیں

حوالہ جات کو جھٹلانے اور غلط ثابت کرنے والے کو مبلغ دس ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا
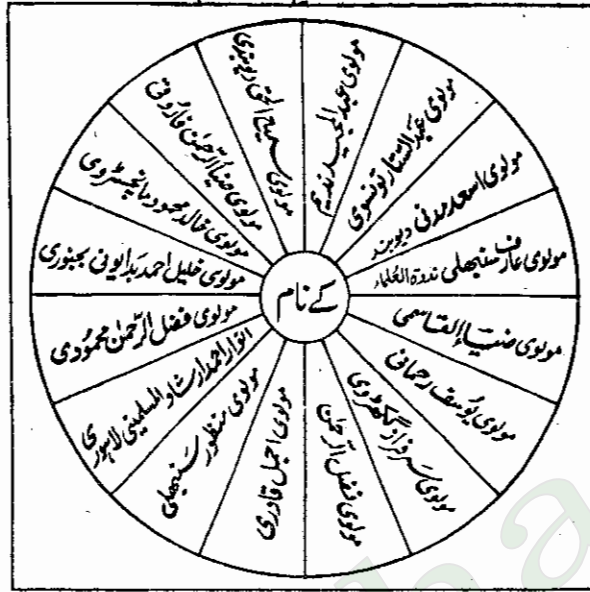
عرصہ پینتیس (۳۵) سال سے آپ کے جواب کا منتظر
سگ بارگاہ غوث و رضا فقیر آستانہ محدث اعظم پاکستان
عبدالنبی الولی محمد حسن علی رضوی بریلوی غفرلہ الولی میلسی (پاکستان)

رضا کے سامنے کی تاب کس میں
فلک وار اس پہ تیرا ظل ہے یا غوث

مولوی یوسف رحمانی نے دس بارہ سال پہلے تکفیری افسانہ کا نام نہاد و برائے نام جواب دینا چاہا تھا اور جنون کے عالم میں ایک عقل شکن کتابچہ سیف رحمانی شائع کیا تھا مولوی رحمانی قسم کے مرفوع القلم بے تکے لوگوں کے لیے ہمارے پاس کوئی وقت نہیں ہے جو نہ اپنے اکابر کا مسلک سمجھتے اور جانتے ہیں نہ ہی ہمارے اکابر اہلسنت کے مسلک حقہ سے ان کو آگاہی اور واقفیت ہے 'یہ تو لکیر کا فقیر ہے' علماء اہلسنت کے خلاف دیوبندی مولویوں کی الٹی سیدھی تحریروں سے نقل مار کر خود مصنف بن گیا ہے' ہم نے اسکی سیف رحمانی کا مدلل و مسکت جواب برق آسمانی میں محض اس لیے دیا تھا کہ اس کی سیف رحمانی پر ان کے خود ساختہ شیخ القرآن غلام خاں راولپنڈی اور خیرالمدارس ملتان کے شیخ الحدیث مولوی محمد شریف کشمیری کی تائید و تصدیق شامل تھیں ویسے بھی زیر نظر تکفیری افسانہ میں ہم نے اکابر دیوبند کے ۴۸ تضادات پیش کیے ہیں لیکن مولوی رحمانی نے غلام خاں اور مولوی محمد شریف ملتانی سمیت ایڑی چوٹی کا سر توڑ زور لگا کر صرف ۵ تضادات کا برائے نام روکھا پھیکا جواب دیا جس پر ہم نے طویل و مفصل جواب الجواب برق آسمانی دیا اور تکفیری افسانہ ساہیوال ایڈیشن کے اضافہ جدید انکا علیحدہ جواب دیا گیا بحمدہ تعالیٰ ہمارے یہ دونوں جواب الجواب مدت مدید سے تا حال لاجواب کیونکہ ؎

رضا کے سامنے کی تاب کس میں
فلک وار اس پہ تیرا ظل ہے یا غوث

(محمد حسن علی رضوی)

اکابر دیوبند کا افسانہ

اکابر دیوبند کا تکفیری افسانہ ایک نا قابل تردید حقیقت ہے جو دیوبندی وہابی' مودودی وہابی' احراری وہابی' کانگریسی و تبلیغی وہابی' جمعیتی وہابی' نجدی وہابی' الغرض دیوبندیت' کی تمام شاخوں کے ذمہ دار اکابر علماء کی کتب و رسائل سے مرتب کیا گیا ہے۔ اکابر دیوبند کے تکفیری افسانہ کو الزام تراشی' بہتان پردازی' بغض وعناد اور مخالفت برائے مخالفت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔

تمام عبارات عقائد و فتاوی جات دیوبندی وہابی اکابر کی کتب و رسائل سے منقول ہیں۔
حوالے غلط ثابت کرنے والے یا حوالوں میں کتربیونت ثابت کرنے والے کو مبلغ دس ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔ عدم ادائیگی کی صورت میں بذریعہ عدالت بھی وصول کیا جا سکتا ہے۔ صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے۔

جواب دو!

ہم مندرجہ ذیل ذمہ وار دیوبندی وہابی اکابر سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر تکفیری افسانہ کے حوالہ جات غلط اور بے بنیاد ہیں تو جواباً تردید شائع فرما کر اپنی پوزیشن واضح فرماویں!

کے نام

مولوی احتشام الحق تھانوی

مسٹر مودودی صاحب لاہور

بانی جماعت اسلامی

مولوی عنایت اللہ گجراتی وہابی

مولوی نور حسن بخاری ملتانی

مولوی عبدالستار تونسوی

مولوی شمس الحق افغانی

مفتی محمود ملتانی

مولوی منظور نعمانی

مولوی ابوالحسن ندوی

منتظر جواب
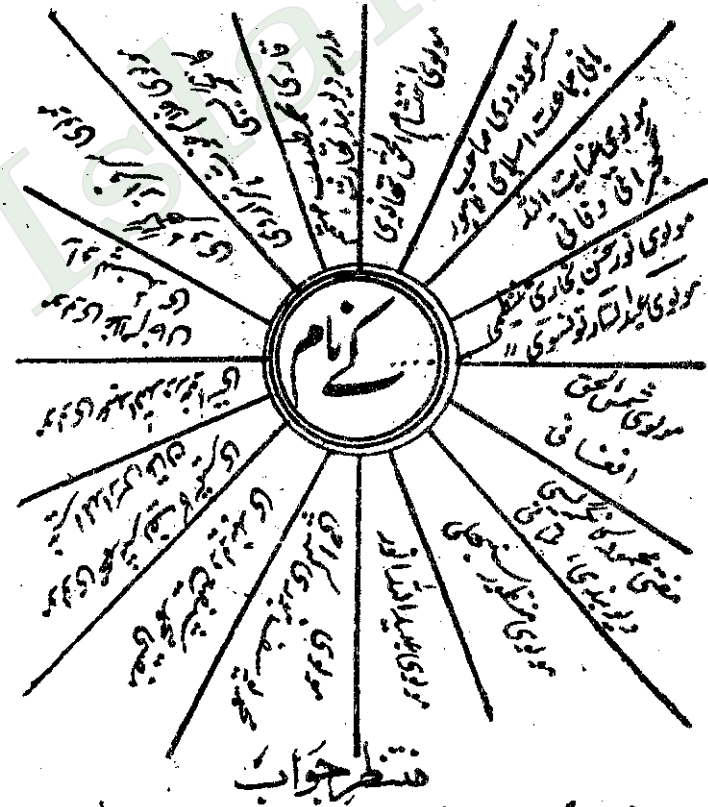
الفقیر محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی میلسی ضلع ملتان

تمہاری توہین اپنے ہاتھوں سے خود ہی خود کشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیاں بنے گا ناپائیدار ہوگا

(۱) حاجی امداد اللہ صاحب کا عقیدہ

حاجی امداد اللہ صاحب اکابر دیوبند کے پیر و مرشد ہیں' وہ اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ نور محمد صاحب علیہ الرحمہ کے متعلق رقم طراز ہیں ؎

تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا
ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفےٰ
تم مدد گار مدد' امداد کو پھر خوف کیا
عشق کی پر سن کے باتیں کانپتے ہیں دست و پا
اے شہ نور محمدؐ وقت ہے امداد کا
آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا

(امداد المشتاق صفحہ نمبر ۱۱۶ از مولوی اشرف علی تھانوی و مولوی مشتاق احمد دیوبندی' شمائم امدادیہ ص ۸۴)

مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد
فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد
دوسرا اس سا نہیں دنیا میں بد
ہے گلے میں اس کے حبل من مسد
سب سے اس پر لعنت دھتکار ہے
مردوں سے حاجتیں مانگنا اور ان کی منتیں ماننا کفار کی راہ ہے
(تذکیر الاخوان ص ۳۴۳ و ص ۸۳' از مولوی اسماعیل دہلوی)

(۲) مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کا عقیدہ

مدد کر اے کرم احمدیؐ کہ تیرے سوا

نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار
مگر کرے روح القدس میری مددگاری
تو اسکی مدح میں کروں میں رقم اشعار
جو جبرئیل مدد پر ہو فکر کی میرے
تو آگے بڑھ کے کہوں کہ جہان کے سردار
(قصائد قاسمی ص ۷'۸)

مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

اکثر لوگ پیروں کو پیغمبروں کو اماموں کو اور شہیدوں کو اور پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں وہ شرک میں گرفتار ہیں۔(تقویتہ الایمان ص ۵ از مولوی اسماعیل دہلوی)

(۳)مولوی اسماعیل دہلوی کا عقیدہ

انسان آپس میں بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے (تقویتہ الایمان ص ۲۸)
انبیاء واولیاء امام زادہ پیر شہید جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں۔ وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی (تقویتہ الایمان ص ۲۸)

مولوی خلیل انبیٹھوی کا فتویٰ

کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پر اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے۔ تو اسکے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔ (المہند ص ۲۸)
نوٹ۔ اس کتاب پر مولوی اشرف علی تھانوی' محمود الحسن دیوبندی' کفایت اللہ دھلوی کی تصدیقات موجود ہیں۔

(۴)مولوی اشرف علی تھانوی و حسین احمد کانگرسی کا عقیدہ

کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے رب
ہادئ عالم علی مشکل کشا کے واسطے
(تعلیم الدین ص ۱۳۴ از اشرف علی تھانوی سلاسل طیبہ ص ۲۲ از حسین احمد کانگرسی)

() مولوی غلام خاں کا فتویٰ

کوئی کسی کے لئے حاجت روا اور مشکل کشا و دستگیر کس طرح ہو سکتا ہے۔ ایسے عقائد والے لوگ بالکل پکے کافر ہیں انکا کوئی نکاح نہیں ایسے عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر جو انہیں کافر مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے۔ (جواہر القرآن ص ۱۴۷ ملخصا از مولوی غلام خاں)

(۵)مولوی اشرف علی تھانوی کا عقیدہ

بعض علوم غیبیہ میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔(حفظ الایمان ص ۸ از اشرف علی تھانوی)

مولوی خلیل انبیٹھی کا فتویٰ

جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعا کافر ہے۔ (المہند ص ۱۳۶ از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی)

(۶) مولوی قاسم نانوتوی کا عقیدہ

انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات امتی بظاہر مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں (تحذیر الناس ص ۵)

مولوی خلیل انبیٹھوی کا فتویٰ

ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں نبی کریم سے اعلٰے ہے وہ کافر ہے ہمارے حضرات اس کے کافر ہونیکا فتویٰ دے چکے ہیں۔ (المہند ص ۳۱)

(۷) مولوی رشید گنگوہی کا نسب نامہ

مولوی رشید احمد بن مولانا ہدایت احمد بن قاضی پیر بخش بن قاضی غلام حسن بن قاضی غلام علی اور والدہ کی طرف سے مولانا رشید احمد بن مسمات کریم النساء بنت فرید بخش بن غلام قادر بن محمد صالح بن غلام محمد (تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۱۳)
نوٹ۔ اس نسب نامہ میں پیر بخش اور فرید بخش موجود ہیں

مولوی اشرف علی تھانوی کا فتویٰ

مولوی اشرف علی تھانوی اپنے خود ساختہ بہشتی زیور کے ص ۴۵ جلد نمبر ۱ پر کفر و شرک کی باتوں کے بیان میں رقم طراز ہیں' سہرا باندھنا' علی بخش' حسین بخش (پیر بخش' فرید بخش) عبدالنبی نام رکھنا

اور یوں کہنا کہ خدا رسول چاہے تو فلاں کام ہو جائے' یہ سب شرک ہیں (بہشتی زیور جلد اول ص ۴۵) گویا تھانوی کے نزدیک گنگوہی کے دادا نانا مشرک تھے۔

(۸) مولوی احمد علی لاہوری و عطاء اللہ بخاری کا عقیدہ

شاہ جی (عطاء اللہ بخاری) کا اپنا یہ حال تھا کہ حضرت (احمد علی لاہوری) رحمہ اللہ علیہ کو گھنٹوں ہنساتے رہتے طرح طرح کی باتوں سے حضرت علیہ الرحمہ کا دل بہلاتے اور اکثر ایسا ہوتا کہ فرط عقیدت سے کبھی حضرت (احمد علی) علیہ الرحمتہ کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے اور کبھی حضرت کی داڑھی مبارک چومنے لگتے (خدام الدین ص ۱۸ ستمبر ۱۹۶۲ء)

مولوی غلام خاں کا فتویٰ

زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دے دیا اور اس کے سامنے دوزانو بیٹھ گئے تو یہ سب افعال اس پیر کی عبادت کے ہوں گے اور اللہ کے نزدیک موجب لعنت ہونگے۔ (جواہر القرآن ص ۶۱) جو انکو کافر نہ کہے خود کافر ہے (جواہر القرآن ص ۷۷)

(۹) بانی مدرسہ دیوبند کا عقیدہ

دروغ صریح بھی کئی طرح کا ہوتا ہے ہر قسم کا یکساں نہیں۔ ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں' بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔ (تصفیہ العقائد ص ۲۵' ۲۸ از مولوی محمد قاسم نانوتوی)

مفتی دیوبند کا فتویٰ

انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں' انکو مرتکب معاصی سمجھنا العیاذ باللہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ نہیں اسکی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات کا پڑھنا جائز بھی نہیں فقط واللہ اعلم احمد سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

جواب صحیح۔ ایسے عقیدے والا کافر ہے جب تک تجدید ایمان تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کریں۔ (مسعود احمد عفی اللہ عنہ مہردارلافتاء دیوبند الہند)

اشتہار محمد مجیب نقشبندی ناظم مکتبہ جماعت اسلامی لودہراں ضلع ملتان ماہنامہ تجلی دیوبند اپریل ۱۹۵۶ء

(۱۰)مولوی قاسم نانوتوی کا عقیدہ

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبین فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے (تحذیر الناس ص ۳)اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا (تحذیر الناس ص ۳۲)

مفتی محمد شفیع دیوبندی کا فتوٰی

لغت عربی اس پر حاکم ہے کہ آیت میں جو خاتم النبین ہے اسکے معنی آخری نبی ہیں نہ کچھ اور......امت نے خاتم کا یہی معنے آخری ہونے پر اجماع کیا ہے اس کے خلاف دعوی کرنے والا کافر ہے اور اصرار کرے تو قتل کیا جائے (ہدایتہ المہدین ص ۲۱'۳۵)

(۱۱)رشید گنگوہی و مولوی خلیل انبیٹھوی کا عقیدہ

شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت (علم)نص سے ثابت ہوئی فخرعالم کے وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے (براہین قاطعہ ص ۵۱)

اپنے عقیدہ پر اپنا فتوٰی

نبی کریم علیہ السلام کا علم' حکم واسرار وغیرہ کے متعلق مطلقاً تمامی مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں نبی کریم علیہ السلام سے اعلٰی ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اس کے کافر ہونے کا فتوٰی دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جا سکتا ہے (المہند ص ۱۳۱ از مولوی خلیل انبیٹھوی)

(۱۲)حاجی امداد اللہ صاحب کا عقیدہ

اے رسول کبریا فریاد ہے
یا محمد مصطفے فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آجکل
اے میرے مشکل کشا فریاد ہے
قید غم سے اب چھڑا دیجے مجھے
یا شہ ہر دوسرا فریاد ہے

(نالہ امداد غریب مناجات ص ۸ از حاجی امداد اللہ صاحب)

مولوی رشید گنگوہی کا فتوٰی

جب انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہیں تو یا رسول اللہ بھی کہنا ناجائز ہوگا۔ اگر یہ عقیدہ کرکے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے۔ (فتاوی رشیدیہ حصہ سوم ص ۹۰)

(۱۳) حاجی امداد اللہ صاحب کا عقیدہ

عباد اللہ کو عباد الرسول کہہ سکتے ہیں (شمائم امدادیہ ص ۳۵)

مولوی اشرف علی تھانوی کا فتویٰ

علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی نام رکھنا شرک کی فہرست میں شامل ہیں (بہشتی زیور ص ۴۵ جلد اول)

(۱۴) مولوی قاسم نانوتوی کا عقیدہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں (تحذیر الناس ص ۱۲)

مولوی غلام خاں کا فتویٰ

نبی کو جو حاضر ناظر کہے بلا شک شرع اسکو کافر کہے (جواہرالقرآن ص ۶) جو انہیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے (جواہرالقرآن ص ۷۷)

(۱۵) مسٹر مودودی کا عقیدہ

○... حضرت عثمان جن پر اس کار عظیم کا بار رکھا گیا تھا ان خصوصیات کے حامل نہ تھے جو ان کے جلیل القدر پیش رؤوں کو عطا ہوئی تھی اس لئے جاہلیت کو اسلامی نظام اجتماعی میں گھس آنے کا راستہ مل گیا (تجدید و احیائے دین ص ۳۳)

○... یہ اتنا نازک ہے کہ ایک مرتبہ صدیق اکبر جیسا بے نفس اور متورع اور سراپا للہیت انسان بھی اس کو پورا کرنے سے چوک گیا (ترجمان القرآن ۵۷ء)

○... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب میں جو زبردست کامیابی حاصل ہوئی اس کی وجہ یہی تو تھی کہ آپ کو عرب میں بہترین انسانی مواد مل گیا تھا اگر خدا نخواستہ آپ کو بودے کم ہمت، ضعیف الارادہ اور نا قابل اعتماد لوگوں کی بھیڑ مل جاتی تو کیا پھر بھی وہ نتائج نکل سکتے تھے؟ (تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں ص ۱۷)

○... قرآن کریم نجات کے لئے نہیں بلکہ ہدایت کے لئے ہے (تفہیمات جلد ا ص ۳۱۲)

○... رسول ہونے کی حیثیت سے جو فرائض حضور پر عائد کئے گئے تھے اور جو خدمات آپ کے سپرد کی گئی تھیں ان کی انجام دہی میں آپ اپنے ذاتی خیالات و خواہشات کے مطابق کام کرنے کے لئے آزاد نہیں چھوڑ دئے گئے تھے (ترجمان القرآن منصب رسالت نمبر ص ۳۱۰)

○... امام مہدی جدید ترین طرز کا لیڈر ہوگا (تجدید احیاء دین ص ۵۵)

○... امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث میں کمزور تھے۔ ذہن پر عقلیات کا غلبہ تھا تصوف کی طرف ضرورت سے زیادہ مائل تھے (تجدید احیاء دین ص ۷۸)

○... ابتک کوئی مجدد کامل پیدا نہیں ہوا (تجدید و احیائے دین ص ۵۱)

○... حضور کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال اپنے عہد میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کیا کہ حضور کا اندیشہ صحیح نہ تھا (ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۶ء)

(۱۶) مولوی احمد علی لاہوری و عطاء اللہ بخاری کا فتویٰ

میری سمجھ میں ان تیس دجالوں میں ایک مودودی ہے (ص ۹۷)

ایسے شخص (مودودی صاحب) کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل رکھنا اسلام کی توہین ہے ص (۱۱۵) مودودی مبتدی اور ملحد زندیق ہے ص ۱۱۳ (رسالہ حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب)

نوٹ ....اس کتابچہ پر چالیس سے زیادہ دیوبندی مولویوں کے دستخط وتصدیق موجود ہے

(۱۷) حاجی امداد اللہ صاحب کا عقیدہ

ہمارے علماء مولود شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں' جب جواز کی صورت موجود ہے' پھر ایسا تشدد کرتے ہیں ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے'........ اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں (امداد المشتاق ص ۵۵' از مولوی اشرف علی تھانوی و مولوی مشتاق احمد دیوبندی)

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و رشید گنگوہی کا فتویٰ

یہ ہر روز اعادہ ولادت (عید میلاد النبی) کا مثل ہنود کے سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں (براہین قاطعہ ص ۱۴۸) بلکہ یہ لوگ (میلاد کرنے والے) اس قوم (کفار) سے بھی بڑھ کر ہیں۔ (براہین قاطعہ ص ۱۴۹)

(۱۸) مولوی شبیر احمد عثمانی

ان کا جرم یہ تھا کہ آخری وقت مسلم لیگ میں شامل ہو کر مطالبہ پاکستان کی حمایت کی

احراری عطاء اللہ بخاری کا فتویٰ

جو لوگ "پاکستان" کے لئے مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سور

ہیں اور سور کھانے والے ہیں (چمنستان ص ۱۶۵' از مولوی ظفر علی)

مولوی شبیر احمد عثمانی کہتے ہیں "دار العلوم دیوبند کے طلبا نے گندی گالیاں فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کئے اور ہمیں ابوجہل تک کہا گیا (مکالمہ الصدرین ص ۳۳)

(۱۹) بانی پاکستان محمد علی جناح

ان کا قصور یہ تھا کہ انہوں نے دنیائے ہند کے مظلوم مسلمانوں کے لئے ایک عظیم الشان اسلامی مملکت کے حصول کے لئے جدوجہد کی بس اسی جرم میں کانگریسی شیخ الاسلام حسین احمد ٹانڈوی کو جلال آگیا۔

مولوی حسین احمد کانگریسی کا فتویٰ

مولانا حسین احمد صاحب نے مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام قرار دیا اور قائد اعظم کو کافر اعظم کا لقب دیا (مجموعہ خطبہ ص ۴۸) جب مولوی شبیر احمد عثمانی نے کہا کہ یہ پرلے درجے کی شقاوت وحماقت ہے کہ قائد اعظم کو کافر اعظم کہا جائے (مجموعہ خطبہ ص ۳۲) تو فورا بے چارے شبیر احمد کی شیخ الاسلامی بھی خاک میں ملا دی اور انہیں ابوجہل کے عظیم الشان خطاب سے سرفراز فرمایا (مکالمہ الصدرین ص ۳۳)

(۲۰) سابق صدر پاکستان محمد ایوب خان کا عقیدہ

۱۱ ستمبر ۱۹۶۰ء' قائد اعظم محمد علی جناح کا یوم وفات ہے' اور صدر پاکستان' بانی پاکستان کے مزار پر پھول چڑھا کر فاتحہ پڑھ رہے ہیں (فوٹو اخبار انجام ۱۳ر ستمبر ۱۹۶۰ء ص ۱)

مولوی اسماعیل دھلوی کا فتویٰ

قبروں پر چادریں چڑھانا (پھول ڈالنا) مقبرے بنانا تاریخ لکھنا یہ کام کرنے والے مسلمان نہیں (تذکیر الاخوان ص ۸۶)

(۲۱) مولوی محمد قاسم نانوتوی کا عقیدہ!

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار
فلک پہ عیسی و ادریس ہیں تو خیر سہی
زمیں پہ جلوہ نما ہیں احمد مختار
(قصائد قاسمی ص ۷)

مولوی اشرف علی تھانوی کا فتوئ

کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسے خبر ہوگئی' کسی کو نفع و نقصان کا مختار سمجھنا' کسی سے مرادیں مانگنا یا یوں کہے کہ "خدا اور رسول چاہے گا" تو شرک ہے (بہشتی زیور ص ۳۵)

(۲۲) حاجی امداد اللہ صاحب کا عقیدہ

جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
تم اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ
پھنسا ہے بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہوکر
میری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ
(نالہ امداد غریب مناجات ص ۱۷)

مولوی اسماعیل دہلوی کا فتوئ

کافر بھی اپنے بتوں کو خدا کے برابر نہیں جانتے تھے' بلکہ اسی کا

مخلوق اور بندہ سمجھتے تھے' مگر یہی پکارنا منتیں ماننی' نذر و نیاز کرنی' ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا ہی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے (اس کو پکارے) گو کہ اس کو اللہ کا مخلوق و بندہ ہی سمجھے' سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۸)

(۲۳) امیر الاحرار عطاء اللہ بخاری کا عقیدہ

ماہنامہ تجلی دیوبند اپریل ۱۹۵۷ء میں عامر عثمانی فاضل دیوبند رقم طراز ہیں کہ کسی صاحب نے احراری لیڈر عطاء اللہ بخاری کا ایک شعر

ز کاف کعبہ تا کاف کراچی
سرا سر کفر و کفر ودان کفر
(خطبات احرار سواطع الالہام)

لکھ کر (بغیر نام بتائے) مولوی احمد علی لاہوری سے پوچھا کہ یہ شعر کیسا ہے؟ اس کے لکھنے والے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ مولوی صاحب نے جواب لکھا۔

مولوی احمد علی لاہوری کا فتوئ

یہ شعر نہایت ذلیل و خبیث ہے اس کا لکھنے والا بصیرت سے محروم ہے۔ نااہل (بالکل اندھا) مودودی کا بھائی ہے' بد قسمت' بے بصیرت' بالکل جھوٹا' مرزا غلام احمد کی طرح تاویلیں کرنے والا۔ کفران نعمت کرنے والا غیر سچا مسلمان ہے۔ (تجلی دیوبند مطابق اپریل ۱۹۵۷ء ص ۳۰ و دیگر اخبارات)

(۲۴) سرسید کے عقائد مولوی اشرف علی تھانوی کی زبانی

یہ سب انگریزی تعلیم اور نیچریت کی نحوست ہے کہ لوگوں کے عقائد، اعمال صورت و سیرت سب بدل گئے اور دین بالکل تباہ و برباد ہوگیا ان کی رفتار گفتار نشست و برخاست خورد و نوش سب میں دہریت و نیچریت و الحاد کا رنگ جھلکتا ہے اور ہندوستان میں نیچریت کا بیج سرسید کا بویا ہوا ہے
(الافاضات الیومیہ جلد ششم ص ۹۸ زیر ملفوظ ۱۳۶، از مولوی اشرف علی تھانوی)

مولوی اشرف علی تھانوی کا فتویٰ

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ سرسید کی وجہ سے بڑی گمراہی پھیلی یہ نیچریت زینہ ہے اور جڑ ہے الحاد و بے دینی کی اس سے پھر شاخیں چلی ہیں یہ (مرزا غلام احمد) قادیانی اس نیچریت ہی کا اول شکار ہوا۔ آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ استاد یعنی سرسید احمد خاں سے بھی بازی لے گیا کہ نبوت کا مدعی بن بیٹھا۔
(الافاضات الیومیہ جلد پنجم ص ۱۰۶ زیر ملفوظ ۱۸۱ از مولوی اشرف علی تھانوی)

سرسید کے عقائد مسٹر حالی کی زبانی

(۱) اجماع امت حجت شرعی نہیں ہے۔
(۲) قیاس ائمہ حجت شرعی نہیں ہے۔
(۳) تقلید ائمہ واجب نہیں ہے۔
(۴) شیطان یا ابلیس کا لفظ جو قرآن پاک میں آیا ہے اس سے کوئی ہستی مراد نہیں، بلکہ انسان کے نفس امارہ یا قوت بہیمیہ کا نام ابلیس ہے۔
(۵) نصاری (عیسائیوں) نے جن چڑیوں کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا ہو

مسلمانوں کو ان کا کھانا حلال ہے۔
(۶) معراج خواہ مکہ سے مسجد اقصیٰ تک ہو یا مسجد اقصیٰ سے آسمانوں تک بہرحال بیداری میں نہیں ہوئی بلکہ خواب میں ہوئی یونہی شق صدر بھی خواب میں ہوا ہے۔
(۷) فرشتوں کا کوئی الگ وجود نہیں ہے بلکہ برق کی قوت جذب و رفع، پہاڑوں کی صلابت، پانی کا سیلان، درختوں کا نمو وغیرہ جیسی قوتوں کا نام فرشتہ ہے۔
(۸) آدم فرشتے اور ابلیس کا قصہ جو قرآن پاک میں بیان ہوا تو ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا بلکہ یہ ایک مثال ہے۔
(۹) مرنے کے بعد اٹھنا، حساب کتاب، میزان، پل صراط، جنت دوزخ وغیرہ سب مجاز پر محمول ہیں نہ کہ حقیقت پر۔
(۱۰) خدا کا دیدار کیا دنیا اور کیا عقبیٰ میں نہ ان ظاہری آنکھوں سے ممکن نہ دل کی آنکھوں سے۔
(۱۱) قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی معجزہ کے صادر ہونے کا ذکر نہیں ہے۔
(۱۲) چور کے ہاتھ کاٹنے کی سزا جو قرآن میں بیان ہوئی ہے، لازمی نہیں ہے وغیرہ وغیرہ
(حیات جاوید از مسٹر حالی پانی پتی حصہ دوم ص ۲۵۶ تا ص ۲۶۳)
حیات جاوید ص ۱۸۴ میں مسٹر حالی نے سرسید کا بیان یوں لکھا ہے۔

وہابی وہ ہے جو خا ا خدا کی عبادت کرتا ہو موحد ہو وغیرہ ...(برطانیہ) سرکار نے بے سوچے سمجھے ان (وہابیوں) کو معتمد علیہ نہیں گردانا بلکہ غدر یعنی ۱۸۵۷ء کی جنگ کے زمانے میں جبکہ فتنہ کی آگ ہر طرف مشتعل تھی ان (وہابیوں) کی وفاداری کا سونا اچھی طرح تایا گیا اور وہ خیر خواہی سرکار (برطانیہ) میں ثابت قدم رہے ....وغیرہ

مولوی انور کاشمیری شیخ الحدیث دیوبند کا فتویٰ

ھو سید ھو رجل زندیق ملحد او جاھل غال الخ یعنی سر سید وہ بے دین ہے ملحد ہے یا جاہل گمراہ ہے۔
(تیمۃ البیان لمشکلات القرآن ص ۳۲۰ از مولوی انور کاشمیری)

(۳۵) مولوی شبلی نعمانی کا عقیدہ

○ ... ارسطو کا اصل مذہب یہ ہے کہ عالم (خدا تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا نہیں بلکہ) قدیم ہے۔ (کتاب الکلام ص ۳)

ہم کو اس سے انکار نہیں کہ عالم اجزا ذی مقراطیسی سے بنا ہے اور ہم کو یہ تسلیم ہے کہ عالم قدیم ہے جیسا کہ خود مسلمانوں کا ایک فرقہ معتزلہ اور حکمائے اسلام یعنی فارابی، ابن سینا اور ابن رشد وغیرہ کی رائے ہے۔ (کتاب الکلام ص ۵۴ از شبلی نعمانی اعظم گڑھی مصنف سیرت نبوی)

○ ... یہ نعمانی (شبلی اعظم گڑھی) بھی سر سید احمد خان کے قدم بقدم ہی ہیں، سیرت نبوی لکھی ہے جس پر آجکل کے نیچری فریفتہ ہیں۔
(الافاضات الیومیہ جلد پنجم ص ۱۵۲ زیر ملفوظ ۲۵۵ (از مولوی اشرف علی تھانوی)

○ ... پھر خود ندوہ کا جو حشر ہوا سب کو معلوم ہے (ندویت) بالکل نیچریت تھی، وہی سر سید احمد خاں کے قدم بقدم، ان کی رفتار وہی، وہی جذبات وہی خیالات کوئی فرق نہ تھا۔
(الافاضات الیومیہ جلد پنجم ص ۱۱۰ زیر ملفوظ ۱۱۸ (از مولوی اشرف علی تھانوی)

○ ... ندوی مذہب کا نچوڑ یہ ہے کہ جو شخص اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو خواہ اللہ تعالیٰ کو جھوٹا کہے۔ قرآن مجید کو ناقص مانے، قیامت کا

اقرار کرے یا انکار، جنت و دوزخ، حساب کتاب مانے یا نہ مانے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخری نبی مانے یا نہ مانے، بس کلمہ پڑھے مسلمان ہے۔ ندوہ کا ممبر ہے۔

مولوی کفایت اللہ دہلوی اور انور کاشمیری کا فتویٰ

۱۳۳۲ھ میں (دیوبندی مفتی مولوی کفایت اللہ دہلوی) نے مولوی شبلی نعمانی کے رد میں ایک فتویٰ تحفہ ہندیہ پریس دہلی میں چھپوا کر شائع کیا جس میں لکھا ہے۔

علامہ (شبلی) اہل سنت و جماعت سے خارج اور معتزلہ اور ملاحدہ (بیدینوں) کے ہمنوا بلکہ چودھویں صدی میں ان کی یادگار ہیں۔ (بحوالہ تواریخ مجددین حزب وہابیہ ص ۲۳)

○ .. وانما الوح علی اعین الناس اذ لیس من الدین ان یغمض عن کافر یعنی میں شبلی نعمانی کی یہ بد عقیدگی اور بد مذہبی لوگوں پر اس لئے ظاہر کرتا ہوں کہ دین اسلام میں کافر کے کفر کو چھپانا جائز نہیں۔ (مقدمہ مشکلات القرآن ص ۳۲ از مولوی انور کاشمیری، دیوبندی)

(۳۴) مولوی حسین احمد مدنی کانگریسی کا عقیدہ

ایک خاص علم کی وسعت آپ (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو نہیں دی گئی اور ابلیس لعین کو دی گئی ہے (شہاب ثاقب ص ۱۱۳)

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کا فتویٰ

... جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے وہ قطعاً کافر ہے (المہند ص ۳۶)

کانگریسی مولوی مسٹر ابوالکلام آزاد کا عقیدہ

میں خود سرسید کا نہ صرف مقلد اعمی (اندھا پیروی کرنے والا) تھا بلکہ تقلید کے نام سے پرستش کرتا تھا (آزاد کی کہانی ص ۳۸۴)

مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

مسلمان کو چاہئے کہ جب تک مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہو تب تک مجتہد کی پیروی اور تقلید نہ کرے ' اور تحقیق کی فکر میں رہے اور کوشش کرے (تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان ص ۲۱۲)
مقلد کے حق میں تقلید ہی کافی جاننا اور تحقیق ضروری نہ سمجھنا اس بات کو کفریات میں شمار کیا گیا ہے (تذکیر الاخوان ص ۸۸)

(۲۵) مولوی محمود الحسن دیوبندی کا عقیدہ

مولوی محمود الحسن دیوبندی نے قرآن و حدیث سمجھنے کے لئے عالم کو ضروری سمجھا لہٰذا مولوی قاسم نانوتوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی کی مدح میں رقم طراز ہیں۔

پر نہ ہوں سائق و قائد جو رشید و قاسم
ہم کو کیوں کر ملیں یہ نعمت یزداں دونوں
کون سمجھائے ہمیں مطلب اللہ و رسول
کون سکھلائے ہمیں سنت و قرآن دونوں
(قصیدہ محمود الحسن صفحہ اول)

مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

جو کوئی یہ آیت **ولقد انزلنا الیک ایات بینات وما یکفر بھا الا الفسقون** سن کر پھر یہ کہنے لگے کہ پیغمبر کی بات سوائے عالموں کے کوئی سمجھ نہیں سکتا اور ان کی راہ پر سوائے بزرگوں کے کوئی چل نہیں

سکتا سو اس نے اس آیت کا انکار کیا (جو کفر ہے) (تقویۃ الایمان ص ۴)

(۲۶) مولوی اشرف علی تھانوی کا عقیدہ

بعض علوم غیبیہ میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ' ایسا علم غیب تو زید و بکر بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے (حفظ الایمان ص ۸)

مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

یہ عقیدہ کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے' فقط (فتاوی رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۰)

○... علم غیب خاصہ حق تعالی کا ہے اس لفظ کو کسی تاویل کے ساتھ دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں (فتاوی رشیدیہ حصہ سوم ص ۴۷)

○... پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے' خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۰)

(۲۷) مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کا عقیدہ

الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم' زمین کا فخر عالم (علیہ السلام) کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص (قرآن و حدیث) سے ثابت ہوئی فخر عالم (علیہ السلام) کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا

ہے(براہین قاطعہ ص ۵۱)

مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ

مولانا گنگوہی قدس سرہ العزیز نے متعدد فتاوی میں یہ تصریح فرمائی کہ جو شخص ابلیس لعین کو رسول علیہ السلام سے اعلم اور اوسع علما کہے وہ کافر ہے(بحوالہ شہاب ثاقب ص ۱۰۹)

(۲۸)مولوی حسین احمد صدر دیوبند کا عقیدہ

ایک خاص علم کی وسعت آپ(حضور علیہ السلام)کو نہیں دی گئی اور ابلیس لعین کو دی گئی ہے(الشہاب ثاقب ص ۱۱۳)

مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ

مولانا (رشید احمد)گنگوہی قدس سرہ نے متعدد فتاوی میں یہ تصریح فرمائی کہ جو شخص ابلیس لعین کو رسول مقبول علیہ السلام سے اعلم اور اوسع علما کہے وہ کافر ہے۔ (الشہاب الثاقب ص ۱۰۹)

(۲۹)مولوی اسماعیل دہلوی کا اپنا عقیدہ

○... پندارند کہ نفع رسانیدن باموات باطعام و فاتحہ خوانی خوب نیست چہ ایں معنی بہتر و افضل(صراط مستقیم ص ۴۳)
یعنی یہ نہ سمجھے کہ مردوں کو کھانا کھلانا اور فاتحہ خوانی کے ذریعے سے نفع پہنچانا اچھا نہیں کیونکہ یہ معنی بہتر و افضل ہیں۔
○... پس در خوبی ایں قدر امر از امور مرسومہ فاتحہ ہا د اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہ نیست(صراط مستقیم ص ۶۳)

طریقہ فاتحہ چشتیہ

اول طالب را باید کہ با وضو دو زانو بطور نماز بشنید و فاتحہ بنام اکابر ایں طریق یعنی حضرت خواجہ معین الدین سنجری و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وغیرہما خواندہ التجا بجناب حضرت ایزد پاک، بتوسط ایں بزرگاں نماید و بنیاز تمام وزاری بسیار دعائے کشود کار خود کردہ ذکر دو ضربی شروع نماید۔(صراط مستقیم ص ۱۲۲)یعنی پہلے طالب کو چاہئے کہ باوضو دو زانو نماز کے طریقے پر بیٹھے اور سلسلہ کے اکابر یعنی حضرت خواجہ معین الدین سنجری اور حضرت قطب الدین بختیار کاکی وغیرہما کے نام کی پڑھ کر درگاہ الٰہی میں ان بزرگوں کے وسیلے سے التجا کرے، اور انتہائی عجز و نیاز اور کمال کی تضرع و زاری کے ساتھ اپنے حل مشکل کی دعا کرکے دو ضربی ذکر شروع کرے

اپنے ہی عقیدہ پر فتویٰ

یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا، سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اللہ کا بندہ مخلوق ہی سمجھے، سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔(تقویۃ الایمان ص ۸)

(۳۰)سابق صدر پاکستان محمد ایوب خان اور مولوی احتشام الحق تھانوی(دیوبندی)کا عقیدہ

کراچی، ۳۱ر جولائی صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے آج شام یہاں قائد اعظم محمد علی جناح کے مقبرہ کا سنگ بنیاد رکھا اس سے پہلے مولانا احتشام الحق تھانوی نے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے صدر ایوب کو خراج تحسین پیش کیا اور مقبرے کی تعمیر میں ذاتی دلچسپی لینے پر شکریہ ادا کیا انہوں نے کہا کہ صدر ایوب کے ہاتھوں سے مقبرہ کا سنگ بنیاد رکھے جانے سے پاکستان کے لوگوں کی ایک

دیرینہ آرزو پوری ہوجائے گی آپ(مولانا احتشام الحق تھانوی) نے کہا کہ اگرچہ قائد اعظم رحلت کر چکے ہیں ' لیکن وہ اپنے بنیادی نظریات کی بنیاد پر ہمیشہ زندہ رہیں گے(روزنامہ کوہستان لاہور یکم اگست ۱۹۶۰ء)

مولوی اسمٰعیل دہلوی کا فتویٰ

قبروں پر چادریں چڑھانا ' مقبرے بنانا ' تاریخ لکھنا یہ کام کرنے والے مسلمان نہیں ' ایک بالشت سے اونچی قبر نہ بنائے قبر پر مقبرہ بنانا حرام ہے ' کسی ہی کی قبر ہو۔(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص ۸۶)

(۳۱)مولوی اشرف علی تھانوی اور مولوی عبدالمجید اشرفی کا عقیدہ

دستگیری کیجئے میرے نبی
کشمکش میں ہوں تم ہی میرے ولی
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ
فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی
ابن عبداللہ زمانہ ہے خلاف
اے میرے مولا خبر لیجئے میری
(نشر الطیب از اشرف علی تھانوی)

مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

جو کوئی کسی مخلوق کا عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے تو اب اس پر شرک ثابت ہوجاتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے۔(تقویۃ الایمان ص ۳۲)

(۳۲)مولوی احمد علی لاہوری کا عقیدہ

سنو میں کہا کرتا ہوں اگر تم اپنا نام مادھو سنگھ ' گنگا رام رکھواؤ نماز پنجگانہ ادا کرو ' زکوٰہ پائی پائی گن کر دو ' حج فرض ہے تو کر کے آؤ ' روزے رمضان کے تیسوں رکھو میں فتویٰ دیتا ہوں کہ تم پکے مسلمان ہو(خدام الدین لاہور شیخ التفسیر نمبر)

مولوی احمد علی لاہوری کا فتویٰ

اگر کوئی اپنا نام محمد دین ' عبداللہ جان ' اللہ رکھا' محمد جان رکھوائے نماز ایک نہ پڑھے حج فرض ہے تو نہ کرکے آئے روزہ ایک نہ رکھے زکوۃ واجب ہونے پر بالکل نہ دے 'تو میں فتویٰ دیتا ہوں کہ ھذا کافر حقا کہ یہ پکا کافر ہے(خدام الدین ۲۲ فروری ۶۳ء ص ۳۲)

(۳۲)مولوی احمد علی لاہوری کا عقیدہ

لاہوریو! میں تم سے کہتا ہوں کہ لاہوری مسلمان کنجری نواز ہیں کیا ہیرا منڈی میں اب سکھ جاتے ہیں یا کوئی اور جاتا ہے سب مسلمان جاتے ہیں۔(خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

مولوی احمد علی لاہوری کا فتویٰ

میں کہا کرتا ہوں کہ لاہور بے دینوں کا شہر ہے اکثر بے حیا' کنجریوں کے پجاری رنڈی باز ہیں۔(خدام الدین لاہور فروری ۱۹۶۳ء)

(۳۳)بیگم مودودی محفل میلاد میں!

گزشتہ دنوں لیڈیز کلب ماڈل ٹاؤن میں بیگم ڈاکٹر عباس علی کی زیر قیادت محفل میلاد منعقد ہوئی' محفل میں نعتوں اور درود شریف کے علاوہ خواتین کو اسلامی طرز فکر کے مطابق زندگی استوار کرنے کی خاطر بیگم مودودی نے پر اثر تقریر کی ....(روزنامہ مشرق ۲۶ر ۱۱ر ۶۵)

مودودی کا میلاد پر فتویٰ

یہ تہوار جسے ہادی اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منسوب کیا جاتا ہے حقیقت میں اسلامی تہوار ہی نہیں' اس کا کوئی ثبوت اسلام میں نہیں ملتا حتی کہ صحابہ کرام نے بھی اس دن کو نہیں منایا صد افسوس کہ اس دن کو دیوالی اور دسہرہ کی شکل دے دی گئی ہے۔(ہفت روزہ قندیل لاہور ۳رجولائی ۱۹۶۶ء)

(۳۳) شرک و بدعت سے نفرت

وہ(مولوی احمد علی لاہوری) ہر ایک کو معاف کر دیتے تھے' لیکن خدا کی ذات و صفات میں شریک ٹھیرانے والے ..... اور بدعت پھیلانے والے کو کبھی معاف نہیں فرماتے تھے۔(خدام الدین لاہور مارچ ۱۹۶۳ء ص ۱۳)

اہل شرکت و بدعت کی تعظیم اور ان سے پیار و محبت

ایک دفعہ مولانا داؤد غزنوی(غیر مقلد) کی دعوت پر ان کے مدرسہ شیش محل میں میٹنگ تھی حضرت(مولوی احمد علی) پہلے سے کرسی پر تشریف فرما تھے مودودی صاحب اور مولانا ابوالحسنات(بریلوی) بعد میں تشریف لائے حضرت شیخ ہر دو اصحاب کے لئے اٹھ کر کرسی سے کھڑے ہوئے اور آگے بڑھ کر ان کو گلے لگا لیا(خدام الدین ۸ر مارچ ۱۹۶۳ء ص ۱۲)

(۳۴) مولوی اسماعیل دہلوی اور رشید احمد گنگوہی کا عقیدہ

لا سلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد ترجمہ ہم نہیں کہتے اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہو۔(یکروزی ص ۱۴۵)

والا لازم آید کہ قدرت انسان زائد از قدرت ربانی باشد اگر خدا جھوٹ نہ بول سکے تو لازم آئے گا کہ آدمی کی قدرت اس سے بڑھ جائے(یکروزی ص ۱۴۵)

مولانا گنگوہی محض اتباع مولانا شہید' مسئلہ امکان کذب کے قائل ہوئے یہ قول ان کا محض افترا و جہالت ہے مولانا گنگوہی نے سلف صالحین امت مرحومہ کا اتباع کیا ہے(شہاب ثاقب ص ۱۰۲)

اکابر دیوبند کا فتویٰ

کہتے ہیں کہ ان(دیوبندی مولویوں) کے نزدیک معاذاللہ خداوند

عالم جل شانہ کاذب اور جھوٹا ہوسکتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ خدا کے کلام میں جھوٹ ہو یہ سب بالکل غلط اور افترا محض ہے ہرگز ہمارے اکابر(دیوبند)اس کے قائل نہیں ....بلکہ اس کے معتقد کو کافرو زندیق کہتے ہیں(شہاب ثاقب ص ۱۰۵)

مولوی فردوس قصوری کا عقیدہ

حضور کی ولادت باسعادت کا ذکر بلکہ آپ کے جوتوں کے گرد و غبار کا ذکر اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے مختصرا(چراغ سنت ص ۱۲۷)

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کا فتویٰ

یہ ہر روز اعادہ ولادت(حضور)کا مثل ہنود کے سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں(براہین قاطعہ ص ۱۴۸)

مولوی احمد علی لاہوری کا دعوی علم غیب و کشف

میں بزرگوں کی عظمت اور ان کی بزرگی کا دل و جان سے معترف ہوں اور آج کل کے نام نہاد پیروں اور پیرزادوں سے زیادہ ان کی نیکی اور پارسائی کا معتقد ہوں' بزرگوں کی صحبت میں بیٹھنے سے اور ان کی نگاہ فیض کے اثر سے بحمداللہ اتنی توفیق میسر آگئی ہے کہ اب یہ بھی مجھ پر منکشف ہوجاتا ہے کہ کون اپنی قبر میں کس حال میں ہے(خدام الدین لاہور ۲۲ر فروری ۱۹۶۳ء)

سنو' ہوش کرو' مجھے اللہ تعالی نے باطن کی آنکھیں دی ہیں اور مجھے علم ہے کہ جو نوجوان' انگریز کے تابعدار علماء کرام کو گالیاں دیتے مرگئے ہیں ان کی قبریں جہنم کا گڑھا بنی ہوئی ہیں' اگر تمہیں یقین نہیں آتا تو آؤ میرے پاس آکر بیٹھ جاؤ میں نے یہ فن چالیس سال میں سیکھا ہے' تم کو میں چار سال میں سکھا دوں گا۔(خدام الدین

لاہور ۲۲ر فروری ۱۹۵۳ء ص ۴۱)

" کرامت .. ایک دفعہ دوود چک تشریف لے جارہے تھے ایک سادہ اور پرانا مقبرہ راستہ میں آیا جب تانگہ آگے بڑھا تو فرمایا مولوی بشیر احمد یہ قبر بالکل خالی ہے .... میں نے اپنے محترم پیر بھائی حکیم عبدالحق سے معلوم کیا کہ فلاں واہڑے میں جو قبر ہے اس میں کون صاحب دفن ہیں اور کب سے دفن کئے گئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نزدیک والے پنڈ کا ایک بے دین بھنگی چرسی' پوستی' افیونی ملنگ تھا جس کی موت ضلع لائلپور کے کسی چک میں ہوئی تھی وہاں ہی دفن کیا گیا تھا لیکن اس کے چیلے چانٹوں نے باہمی مشورہ کیا کہ سائیں جی کی ڈھیری یہاں بھی بنا لیتے ہیں اس پر میلہ کرلیا کریں گے(خدام الدین لاہور' ۲۲ر فروری ص ۳۵)

○... آپ مولوی احمد علی لاہوری نے حضرت(مولوی شمس الحق افغانی)کے اس استفسار پر کہ کیا آپ بالاکوٹ حضرت سید صاحب ساکن رائے بریلی اور مولانا اسمٰعیل شہید کے مزار پر تشریف لے گئے ہیں فرمایا کہ ہاں حضرت مولانا عبدالحنان صاحب راولپنڈی والے مجھے لے گئے تھے' علامہ افغانی نے دریافت فرمایا کہ حضرت کیا وجہ ہے کہ سید صاحب جو شیخ و مرشد ہیں' کے قبر پر انوار مولانا(اسماعیل دہلوی)شہید کی قبر کی نسبت کم معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ ہاں! واقعہ یہ ہے کہ میں(احمد علی لاہوری)نے صاحب قبر سے دریافت کیا تواس نے کہا کہ میں سید احمد شہید نہیں ہوں میرا نام سید احمد ہے۔ میں مولانا شہید کا مرشد نہیں ہوں۔ لوگوں نے مولانا شہید کی قبر کے قریب ہونے کی بنا پر مجھے سید صاحب سمجھ لیا ہے۔(خدام الدین لاہور شیخ التفسیر نمبر ص ۴۴)

مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں' خواہ

قبر میں، خواہ آخرت میں، سو اس کی حقیقت کسی کو نہیں معلوم نہ نبی کو، نہ ولی کو، نہ اپنا حال نہ دوسرے کا (تقویۃ الایمان ص ۲۷)

○... شرک سب عبادت کا نور کھو دیتا ہے کشف کا دعوی کرنے والے اس میں داخل ہیں!

مولوی احمد علی کا قول

میں کسی کو برا نہیں کہتا، جو لوگ گیارہویں شریف اور ختم شریف کے نہ ماننے کی وجہ سے وہابی وہابی کہتے ہیں میں ان کا بھی بھلا چاہتا ہوں۔(خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء ص ۴۱)

مولوی احمد علی کا فعل

میں پکا حنفی ہوں، لاہور میں کئی رسمیں نکل آئی ہیں، قبروں پر سجدے ہوتے ہیں، قوالیاں ہوتی ہیں، میں ان رسموں کی مخالفت کرتا ہوں تو لوگ وہابی کہتے ہیں(قبروں پر سجدہ اور قوالی سے سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے الزبدہ الزکیہ و احکام شریعت و مسائل سماع میں سختی سے منع فرمایا ہے مگر آج تک کسی وہابی نے نہیں کہا)شیطان بڑا لعین اور خطرناک ہے بے ایمان کو ایمان دار اور ایمان دار کو بے ایمان بنایا ہوا ہے(خدام الدین ۲۲ر فروری ۱۹۶۳)

..... میں ایک نصیحت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد کسی بدعتی اور قبر پرست پیر کے پیچھے نہ لگ جانا اور گمراہ نہ ہوجانا۔(خدام الدین لاہور ۲۲ر فروری ۱۹۶۳ء)

مولوی احمد علی لاہوری کا دعوی

میں پکا حنفی ہوں(ہفت روزہ خدام الدین لاہور شیخ التفسیر نمبر

ص ۴۱)

ہفت روزہ خدام الدین لاہور کی امام اعظم ابو حنیفہ سے بیزاری

میں نے شام سے لے کر ہند تک اس(دیوبندی مولوی انور کاشمیری کی) شان کا کوئی محدث اور عالم نہیں پایا .... اگر میں قسم کھاؤں کہ یہ (انور کاشمیری)امام اعظم ابوحنیفہ سے بھی بڑے عالم ہیں تو میں اس دعوے میں کاذب نہ ہوں گا(خدام الدین لاہور ۱۸ر دسمبر ۱۹۶۴ء)

شاہ فیصل کا عقیدہ

لاہور ۲۲ر اپریل(چیف رپورٹر)سعودی عرب کے شاہ فیصل نے جمعہ کو یہاں انجمن حمایت اسلام کی طرف سے دی گئی دوپہر کے کھانے کی دعوت میں تقریر کرتے ہوئے انجمن کے کارکنوں کو مشورہ دیا کہ وہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور اپنے نیک اقدامات میں کوتاہی نہ آنے دیں، اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آپ کے اعمال دیکھ رہے ہیں۔روزنامہ نوائے وقت لاہور یکم محرم الحرام ۱۳۸۶ھ)

مولوی غلام خان اور اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

نبی کو جو حاضر و ناظر کہے، بلا شک شرع اسکو کافر کہے(جواہر القرآن ص ٦)

جو انہیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے(جواہر القرآن ص ۷۷)

○... پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان(انبیاء اور

اولیاء)کو خودبخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے(تقویۃ الایمان ص ۱۰)

مولوی عامر عثمانی مدیر تجلی دیوبند کا عقیدہ

میری سوچی سمجھی پختہ رائے یہ ہے کہ جو مسلمان کسی علانیہ گناہ میں مبتلا ہوتا ہے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو عید میلاد النبی کے جیسی بدعتوں میں حسن عقیدت کے ساتھ شریک ہوتا ہے دیکھ لیجئے سینما اعلانیہ معصیت ہے لاکھوں ہی مسلمان دیکھتے ہیں، لیکن دین سے تعلق رکھنے والے حلقوں میں ادنی سا تصور بھی استحسان واباحت کے خیال پیدا نہیں ہوا لیکن یہ میلاد النبی، بعض اور بدعات اچھے خاصے علماء اور ارباب نظر کے نزدیک درجہ استحسان حاصل کرگئی ہیں اس کا نام ہے تحریف فی الدین گناہ کا ایسا راستہ ہے جس سے واپسی کی امید نہیں۔ (المیرلا ئلپور ۲ر جمادی الاول ۱۳۸۳ھ)

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کا فتویٰ

فائدہ ... ہم اور ہمارے اکابر حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی پاپوش مبارک کی اہانت موجب کفر سمجھتے ہیں چہ جائیکہ ولادت باسعادت کے متعلق کلمات مستہجن و مستقبح استعمال کرنا (المہند علی المفند ص ۴۱)

مولوی محمد انعام کریم صدیقی بھانجہ مولوی محمود الحسن دیوبندی کا عقیدہ

جس روز(۱۹۶۵ء میں) لاہور پر حملہ ہوا اسی شب میں ایک دو حضرات نے خواب میں دیکھا کہ حرم شریف میں مجمع کثیر ہے اور روضہ اقدس سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عجلت میں تشریف

فرما ہوئے اور ایک بہت ہی خوبصورت تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوکر باب السلام تشریف لے گئے بعض حضرات نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس قدر جلدی اس گھوڑے پر وہاں تشریف لے جارہے ہیں، فرمایا پاکستان میں جہاد کے لئے پھر ایک دم برق کی مانند بلکہ اس سے بھی کہیں تیز کہیں روانہ ہوگئے۔(روزنامہ امروز ملتان ۱۵ر جدی الاخری ۸۵ھ، نوائے وقت ۱۰ر اکتوبر ۱۹۵۶ء)

مولوی غلام خان کا فتویٰ

جب سب مخلوق محتاج ہے تو کوئی کسی کے لئے حاجت روا اور مشکل کشا اور دستگیر کس طرح ہو سکتا ہے .... ایسے عقائد والے لوگ پکے کافر ہیں انکا کوئی نکاح نہیں۔
(جواہر القرآن ص ۱۴۷ ملخصا)

محمد ابن عبدالوہاب نجدی اکابر دیوبند کی نظر میں

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی ...... ان(ابن عبدالوہاب نجدی)کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہ ہی مسلمان ہیں اور جو ان کے خلاف ہوں مشرک ہے اس بنا پر انہوں نے اہل سنت و علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا۔(التصدیقات لدفع التلبیسات معروف بہ المہند ص ۱۳)

اس کتاب پر شیخ الہند مولوی محمود الحسن دیوبندی حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی جیسے اکابر دیوبند کے تصدیقی دستخط ہیں۔

مولوی حسین احمد کانگریسی مدنی ...(۱)محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں، ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب

ہے۔

(۲) زیارت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضوری آستانہ شریف و ملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت و حرام وغیرہ کہتا ہے۔

(۳) شان نبوت و حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں ... توسل و دعاء میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں ان کے بڑوں کا مقولہ ہے نقل کفر کفر نہ باشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کرسکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کرسکتے۔

(۴) وہابیہ خبیثہ کثرت صلوۃ و سلام، درود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرات دلائل خیرات و قصیدہ بردہ ہمزیہ وغیرہ کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں۔ الحاصل وہ (ابن عبدالوہاب نجدی) ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا (شہاب ثاقب ص ۵۰ تا ص ۵۲ از مولوی حسین احمد کانگریسی مدنی صدر مدرسہ دیوبند)

مولوی انور کاشمیری شیخ الحدیث دیوبند

امام محمد بن عبد الوہاب النجدی فانہ کان رجلا بلیدا قلیل العلم فکان یسارع الی الحکم بالکفر یعنی محمد بن عبدالوہاب نجدی ایک کم علم اور کم فہم انسان تھا اور اس لئے کفر کا حکم لگانے میں اسے کوئی باک نہ تھا (مقدمہ فیض الباری از مولوی انور کاشمیری)

قاری محمد طیب مہتمم مدرسہ دیوبند

.... وہ (محمد بن عبدالوہاب نجدی) بہت سے مباح اور جائز امور کو

حرام کہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے (ماہنامہ دارالعلوم دیوبند فروری ۱۹۶۳ء ص ۴۱)

مولوی رشید احمد گنگوہی کی محمد بن عبدالوہاب نجدی سے عقیدت و محبت اور فتاوی کفر و شرک کی تائید و حمایت

○... محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے مذہب ان کا حنبلی تھا .... (فتاوی رشیدیہ ص ۸ جلد نمبر۱)

○... محمد بن عبدالوہاب .... عامل بالحدیث تھا۔ بدعت و شرک سے روکتا تھا (فتاوی رشیدیہ ص ۱۷۸)

دربارہ تکفیر مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی چاندپوری کا فیصلہ

اگر (مولانا احمد رضا) خان صاحب بریلوی کے نزدیک بعض علماء دیوبند واقعی ایسے ہی تھے، جیسا کہ انہوں نے سمجھا تو خان صاحب پر ان علماء دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے خود کافر ہوجاتے جیسے کہ علماء اسلام نے جب مرزا (قادیانی) صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کرلئے اور وہ قطعاً ثابت ہوگئے تو اب علماء اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہوگیا اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں چاہیں وہ لاہوری ہوں یا قادیانی وغیرہ تو وہ خود کافر و مرتد ہوجائیں گے کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ (اشد العذاب ص ۱۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ○

ستارے جھلملا کے زیر دامان سحر آئے
ابھی تک جاگتا ہوں میں کہ شائد فتنہ گر آئے

تکفیری افسانہ کا جواب

دیوبندیوں نے اپنے ۴۸ میں سے ۴۳ کفریات و تضادات تسلیم کر لئے

تکفیری افسانہ دیوبندی وہابی نسل کے لئے موت کا پیغام تھا' تکفیری افسانہ سے ہونے والی دیوبندی قوم کی ہولناک تباہی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ مختصر سا مجالہ تقریبا پینتیس سال سے چھپ رہا ہے اور ملک بھر میں ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوا ہے اس میں اکابر و مشاہیر دیوبند کے نام کھلا خط اور جواب کے لئے چیلنج ہے۔ یہ رسالہ متعدد بار اکابر دیوبند کو بھیجا گیا لیکن ایک طویل مدت تک اکابر دیوبند سے اس کا قطعا کوئی جواب نہ بن پڑا اور تکفیری افسانہ مچھلی کے کانٹے کی طرح ان کے گلے میں پھنس کر رہ گیا۔ تکفیری افسانہ جس علاقہ میں گیا دیوبندیت کی کاغذی ناؤ ڈوبتی نظر آنے لگی بہر حال ایک طویل مدت کے غور و فکر کے بعد پیشہ ور نام نہاد دیوبندی مناظرین سر جوڑ کر بیٹھے اور اپنے خانہ ساز مذہب کے اعتقادی شیش محل کو کلک رضا خنجر خوں خوار برق بار کی ضربات قاہرہ سے بچانے کے لئے تدابیر زیر غور آئیں۔ دیوبندی شیخ القرآن ملاں غلام خاں اور خیر المدارس کے صدر مدرس و شیخ الحدیث ملاں شریف کشمیری اور ملاں عبدالستار لائلپوری جیسے جوگادریوں نے یہ متفقہ لائحہ عمل مرتب کیا کہ جس طرح بھی ممکن ہو برائے نام ہی سہی تکفیری افسانہ کا

جواب ضرور شائع کیا جائے تاکہ فتنہ و فساد' افتراق و انتشار کا ذریعہ معاش تو بند نہ ہو چنانچہ طے پایا کہ برخوردار ملاں یوسف رحمانی کے نام سے تکفیری افسانہ کا جواب شائع کر دیا جائے۔

لہٰذا سیف رحمانی علی منکر رضا خانی کے جاہلانہ نام کے ساتھ جوابی کتابچہ منظر عام پر آگیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ جس طرح ہم نے تکفیری افسانہ تقریبا تمام قابل ذکر اکابرین دیوبند کو ارسال کیا تھا اور جواب کے لئے چیلنج کیا تھا اسی طرح ہمیں بھی تکفیری افسانہ کا جواب پہنچایا جاتا لیکن انہیں چونکہ اپنے دلائل کا طول و عرض معلوم تھا اس لئے تکفیری افسانہ کے جواب کو صیغہ راز میں رکھا گیا اور اس نام نہاد جواب سے اپنے گھر کے لوگوں کا جی بہلایا۔ بالاخر فاضل محقق مجاہد اہل سنت مولانا علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب رضوی مد ظلہ العالی نگران اعلیٰ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ کی طرف سے یہ کتابچہ ہمیں پہنچ گیا اور دیکھا تو کھودا پہاڑ نکلا چوہا۔ جاہل مصنف اور بقلم خود مناظر اسلام نام کے یوسف رحمانی نے اپنے اکابر کی مٹی پلید کرانے کے لئے اچھا مواد فراہم کیا ہے اس کا مفصل و مدلل جواب علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے چونکہ برادر عزیز مولانا حافظ قاری گوہر علی صاحب قادری سلمہ تکفیری افسانہ کا چوتھا ایڈیشن شائع کرنا چاہتے ہیں مناسب خیال کیا کہ نام نہاد سیف رحمانی کی ان لن ترانیوں کا جواب جو تکفیری افسانہ سے متعلق ہیں اسی کے ساتھ ہی شامل کر دیا جائے۔

اندھے پن کی انتہا

قارئین کرام کو یہ جان کر تعجب ہوگا کہ تکفیری افسانہ کے نام نہاد جواب سیف رحمانی کے مصنف بقلم خود مناظر اسلام ملاں یوسف رحمانی نے تکفیری افسانہ میں مذکور ۴۸ دیوبندی تضادات و کفریات میں سے بعنوان ملا محمد حسن علی رضوی کا دجل ص ۶۲ کفر اعظم ملا

محمد حسن کا دوسرا دجل ص ۶۴، ملا محمد حسن کا تیسرا دجل ص ۶۹، ملا
حسن کا چوتھا دجل ص ۷۲ ملا محمد حسن کا پانچواں دجل ص ۷۶ صرف
پانچ کا برائے نام جواب دیا ہے گویا ۴۳ کفریات و تضادات اپنے
اکابر کے اس نے تسلیم کر لئے ہیں اور باقی پانچ باتوں کو اس نے دجل
قرار دیا ہے تو یہ پانچ دجل بھی ہمارے نہیں بلکہ اس کے اپنے اکابر
کے ہیں کیونکہ ہم تکفیری افسانہ کے مصنف نہیں بلکہ مرتب و ناقل ہیں
سب کچھ اکابر دیوبند کی معتبر تصانیف سے نقل کیا ہے وہ ہمارے خلاف
جس قدر بھی خرافات و بد زبانی کا مظاہرہ کرے گا اس کی زد براہ
راست درحقیقت اکابر دیوبند پر پڑے گی لیکن کس قدر ستم ظریفی اور
اندھے پن کی انتہا ہے۔ مصنف سیف رحمانی ص ۱۰، ۱۱ کے مقدمہ ذیل
میں رقم طراز ہے کہ "ملا محمد حسن علی رضوی میلسی کے علم کا بھانڈا تو
اسی سے پھوٹ گیا کہ تکفیری افسانہ کی ابتدا میں نہ تسمیہ ہے اور نہ
ہی حمد و صلوۃ ......حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو کام بسم اللہ یا
الحمد للہ کے بغیر شروع کیا جائے وہ بے برکت اور خسارے میں ڈالتا
ہے بلکہ شیطان اس میں شریک ہوجاتا ہے"

حالانکہ جو شخص رشید احمد گنگوہی کی طرح اندھا نہ ہو وہ چشم سر
کے ساتھ دیکھ سکتا ہے کہ تکفیری افسانہ کے ٹائیٹل (یعنی سرورق) پر
اللہ اکبر اور تکفیری افسانہ کے صفحہ اول پر ۷۸۶/۹۲ یعنی بسم اللہ
الرحمن الرحیم اور اس کے ذیل میں آیہ کریمہ **ان الذین کفروا سواء
علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون** ○ نمایاں طور پر مذکور ہے
قارئین کرام یہیں سے نام نہاد سیف رحمانی کے مصنف کے مفتری و
کذاب ہونے کا مشاہدہ کر سکتے ہیں، ان مختصر معروضات کے بعد اس
کے اکابر کے پانچ دجل جو اس نے ہم سے منسوب کئے ہیں ان کا
نمبروار جواب سنئے اور دیوبندی جہالت و حماقت پر سر دھنئے۔

دیوبندی دجل نمبر ۱... تکفیری افسانہ ص ۳۵ پر سرخی سے لکھا ہے
"احمد علی لاہوری کا دعوی علم غیب و کشف" دیوبندی تاویل، حضرت

مولانا احمد علی لاہوری نے صرف اپنے کشف کا ذکر کیا ہے اور ملا
حسن علی میلسوی نے علم غیب لکھ دیا ہے .... جس شخص کو کشف اور
علم غیب کی تعریف و تقسیم اور تفریق کا علم نہیں وہ علماء کی عبارت کو
کیسے سمجھ سکتا ہے حالانکہ جو شخص کشف کو علم غیب کہے علماء نے
اسے کافر لکھا ہے سنئے قاضی ثناءاللہ پانی پتی حنفی کا فتویٰ اولیاء کرام
کو علم غیب نہیں ہوتا۔ ہاں غائب چیزوں کے متعلق خرق عادت کے
طور پر کشف یا الہام ہوجاتا ہے جو علم ظنی کا موجب ہے اور یہ کہنا
کہ اولیاء کو غیب کا علم ہے کفر ہے۔ (ارشاد الطالبین ص ۲۰ منقول
از چٹان ۱۱ر مارچ ۱۹۶۳ء)

جواب...(۱) فیروز اللغات ص ۵۰۹ ملاحظہ ہو لکھا ہے کشف (ع) مذکر، کھولنا، غیب کی باتوں کا اظہار

(۲) دیوبندی جاہل کی جہالت ملاحظہ ہو کہ وہ قاضی ثناء اللہ پانی
پتی کے حوالہ کے لئے بھی ہفت روزہ "چٹان" کا محتاج ہے ارشاد
الطالبین کا براہ راست حوالہ نقل کرنا اس کے مبلغ علم سے ورا ہے
پھر اس کا دعوی تو یہ ہے کہ جو شخص کشف کو علم غیب کہے علما نے
اسے کافر لکھا ہے لیکن قاضی صاحب پانی پتی کی جو عبارت نقل کی
ہے اس میں یہ نہیں ہے۔ اس کے اپنے ہی نقل کردہ مذکورہ بالا
الفاظ بغور ملاحظہ ہوں کشف کو علم غیب کہنے والے پر ہرگز کفر کا
فتویٰ نہیں۔ بلکہ فتویٰ اس پر ہے "یہ کہنا کہ اولیاء کرام کو غیب کا علم
ہے، کفر ہے) سیف رحمانی ص ۶۴ بتائے کہ کشف کو علم غیب کہنے
والے پر فتویٰ کفر کہاں ہے؟ باقی رہا اولیاء اللہ کو علم غیب ہے کہنے پر
کفر کا فتویٰ تو اس سے مراد یہ ہوگا کہ بغیر عطائے خداوندی جو شخص
اولیا کو علم غیب جاننے والا کہے کفر ہے قاضی صاحب پانی پتی نے تو
یہ لکھا ہے اور ہم کہتے ہیں اور یہ کہنا کہ (بغیر عطاء خداوندی) انبیاء
کو غیب کا علم ہے کفر ہے اگر مصنف اس پر اصرار کرے کہ اولیاء کو
علم غیب ماننے والا بہرصورت کافر ہے تو ہم کہیں گے کہ مصنف سیف

رحمانی کا یہ فتویٰ کفر مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی اشرف علی تھانوی کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ مکی پر لگے گا ملاحظہ ہو حاجی صاحب فرماتے ہیں "اور فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک غیبات ان کو ہوتا ہے"۔(شائم امدادیہ حصہ دوم ص ۶۱)

یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر
اپنے بیگانے ذرا پہچان کر

دوسرا دیوبندی دجل ...ملا محمد حسن علی رضوی نے حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے وہ اشعار نقل کئے ہیں جو کہ آپ نے حالت وجد و ذوق میں تدابیر مشروعہ کے تحت اپنے پیرو مرشد خواجہ نور محمد صاحب کے متعلق فرمائے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں

تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا
ہند میں نائب حضرت محمد مصطفیٰ
تم مدد گار مدد' امداد کو پھر خوف کیا
عشق کی پر سن کے باتیں کانپتے ہیں دست و پا
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا
آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
(تکفیری افسانہ ص ۵)

ان اشعار کے مقابلہ میں قاتل المشرکین حضرت مولانا اسمٰعیل شہید رحمہ اللہ علیہ کی وہ عبارت پیش کی ہے جو کہ شہید رحمہ اللہ علیہ نے مافوق الاسباب امداد کے متعلق فرمایا ہے اور حالت وجد و سکر اور ذوق سے قطع نظر کرتے ہوئے تدبیر غیر مشروعہ اور از روئے عقیدہ کہا جائے یا لکھا جائے حضرت مولانا اسمٰعیل شہید رحمہ اللہ علیہ کی عبارت مختصر درج ذیل ہے

تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد

فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد
دوسرا اس سا نہیں دنیا میں بد
ہے گلے میں اس کے حبل من مسد
سب سے اس پر لعنت و پھٹکار ہے
(تکفیری افسانہ ص ۵)

دیوبندی تاویل(۱)...(اگر کوئی مشکل و پیچیدہ مسئلہ در پیش ہوتا تو مولانا امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ علیہ اپنے پیرو مرشد مولانا نور محمد سے دریافت کر کے علمی عقدہ و مشکل کو حل کر لیتے"(سیف رحمانی ص ۶۵)

دیوبندی تاویل(۲)...مولانا امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ علیہ نے جو اشعار کہے ہیں وہ حالت وجد و ذوق اور سکر اور تدبیر مشروعہ کے تحت ما تحت الاسباب امداد کے لئے فرمایا ہے اور مولانا اسمٰعیل شہید علیہ الرحمہ نے مافوق الاسباب اور غیر وجد و ذوق و سکر کی حالت میں بطور عقیدہ رکھنے والے کے متعلق فرمایا ہے" (سیف رحمانی ص ۶۵ و ۶۶)

جواب ...اب معلوم ہوا کہ دیوبندی دہرم میں شریعت و طریقت دو علیحدہ چیزیں ہیں مصنف سیف رحمانی نے وجد و ذوق و سکر کا بہانہ بنا کر وہ بات کہی ہے جو آج تک کسی دیوبندی ملا نے نہیں کہی نہ اس نے اپنے اکابر علماء کا حوالہ دیا بلکہ اس نے مفتی احمد یار خاں صاحب گجراتی اور مولانا احمد سعید شاہ صاحب کاظمی کے دامن میں پناہ لے کر جان بچانے کی کوشش کی ہے چاہئے تو یہ تھا کہ مصنف سیف رحمانی حالت وجد و سکر میں شرکیہ کفریہ عقائد اپنانے کا ثبوت کتاب و سنت سے پیش کرتا لیکن چٹان کے حوالے دینے والا جاہل کتاب و سنت و تفسیر و حدیث و فقہ کو کیا جانے اگر تمام دیوبندی ملاں یہ بات مان لیں کہ حالت وجد و سکر میں حضرت انبیا کرام علیہم السلام'

بزرگان دین' اولیا کرام قدست اسرارہم سے امداد و اعانت طلب
کرسکتے ہیں ان کو امداد کے لئے پکار سکتے ہیں تو بہت سے اختلافی
مسائل کا خود بخود تصفیہ ہوجائے گا۔ مصنف سیف رحمانی کو یہ بات
اس وقت سوجھی جب مقتول المسلمین اسمٰعیل قتیل کے فتوئی سے حاجی
امداد اللہ صاحب مشرک و لعنتی قرار پائے اگر کوئی سنی مسلمان یوں
کہے کہ

غوث اعظم بمن بے سر و ساماں مددے
قبلہ دیں مددے کعبہ ایماں مددے

یا

بگرداب بلا افتادہ کشتی!
مدد کن یا معین الدین چشتی

کہے تو وجد و ذوق و سکر کی کوئی تاویل نہ سنی جائے اور جب
اسمٰعیل قتیل کے فتوے سے حاجی امداد اللہ صاحب مشرک و لعنتی
قرار پائیں' تو وجد و ذوق و سکر یاد آجائے کیا شریعت مطہرہ میں وجد و
ذوق و سکر کی حالت میں کفریہ و شرکیہ و لعینیہ عقائد اپنانے کی کھلی
چھٹی ہے؟

تضاد بیانی ... ایک طرف تو جاہل مصنف سیف رحمانی حاجی امداد
اللہ مہاجر مکی کے اشعار کو وجد' ذوق و سکر پر محمول کرکے اپنے اکابر
کے گردن پر خود چھری پھیر رہا ہے لیکن دوسری جانب کہتا ہے "اگر کوئی
مشکل و پیچیدہ مسئلہ درپیش ہوتا تو مولانا امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ
علیہ اپنے پیرو مرشد مولانا نور محمد سے دریافت کرکے علمی عقدہ و
مشکل کو حل کرلیتے"۔(سیف رحمانی ص ٦٥)

اگر بات صرف پیچیدہ و مشکل مسئلہ کی تھی اور حاجی صاحب
اپنے پیرو مرشد سے صرف علمی عقدہ و مشکل حل کرلیتے تھے تو پھر
حالت وجد و سکر و ذوق وغیرہ بہانے بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ علمی و
پیچیدہ مسئلہ تو آج بھی ہر کوئی اپنے علماء سے پوچھتا ہے اور علمی عقدہ و

مشکل حل کرتا ہے۔ دیوبندی بھی کرتے ہیں اس میں ہیر پھیر کی آخر کیا
ضرورت ہے؟ لیکن یاد رہے کہ معاملہ صرف پیچیدہ مسئلہ کی دریافت
اور علمی عقدہ کشائی کا نہیں بلکہ حاجی امداد اللہ صاحب کے نزدیک
دنیا و آخرت میں ہر جگہ اولیاء اللہ سے امداد و اعانت طلب کرنا ان
کو امداد کے لئے پکارنا جائز ہے۔ دنیا میں تو پیچیدہ مسائل کے حل
اور علمی عقدہ کشائی کی ضرورت درپیش آسکتی ہے لیکن حاجی امداد
اللہ صاحب تو قیامت کے دن محشر کے روز تک کی بات کررہے ہیں۔
مذکورہ بالا اشعار کے آخر میں لکھتے ہیں

آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا
بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا
آپ کا دامن پکڑ کر یوں کہوں گا برملا
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

مقام غور و فکر ہے حاجی صاحب اپنے پیرو مرشد نور محمد صاحب
کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ دنیا میں از بس آپ کی ذات کا آسرا ہے
تم سوا ہرگز کسی سے کچھ التجا نہیں ہے بلکہ کل قیامت کے دن جس
وقت خدا تعالیٰ قاضی ہوگا آپ ہی کا دامن پکڑ کر یوں کہوں گا برملا
کہ اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا۔

بتایئے.... آخرت میں قیامت کے دن کونسا پیچیدہ مسئلہ اور علمی عقدہ
حل ہوگا قیامت تو دارالجزا ہے؟ کیا قیامت کے دن بھی حاجی امداد
اللہ صاحب مولانا نور محمد صاحب سے پیچیدہ علمی مسائل دریافت
کریں گے؟ کیوں ایسی لایعنی تاویل کرکے آخر کیوں اپنی جہالت و
حماقت کا راز افشاء کیا جارہا ہے اگر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی
صاحب حالت ذوق' وجد و سکر میں اپنے پیرو مرشد سے مدد مانگ سکتے
ہیں' ان کو پکار سکتے ہیں ان کو حاجت روا مشکل کشا سمجھ سکتے ہیں' تو
کیا سنی مسلمان سیدنا غوث اعظم سرکار بغداد یا خواجہ غریب نواز

سلطان الہند قدست اسرارہم کو حالت ذوق و جذب و وجد کے علاوہ دشمنی و بغض و عناد کے ساتھ پکارتے اور امداد و اعانت طلب کرتے ہیں؟

تیسرا دیوبندی دجل ... تکفیری افسانہ ص ۳۸ پر بعنوان ہفت روزہ خدام الدین لاہور کی امام اعظم ابو حنیفہ سے بیزاری کے تحت لکھا ہے "میں نے شام سے لے کر ہند تک اس (دیوبندی مولوی انور کاشمیری) کی شان کا کوئی محدث اور عالم نہیں پایا اگر میں قسم کھاؤں کہ یہ (انور کاشمیری) امام اعظم ابو حنیفہ سے بھی بڑے عالم ہیں تو میں اپنے اس دعوے میں کاذب نہ ہونگا" (خدام الدین لاہور ۱۸ دسمبر ۱۹۶۴ء)

دیوبندی تاویل ... ملاں یوسف رحمانی کی بوکھلاہٹ و بدحواسی ملاحظہ ہو اس حوالے کو جھٹلانے کے لئے جو ذلیل تاویل کی وہ پاگل پن کی بدترین مثال ہے۔ لکھتا ہے اگر ان لفظوں سے حقیقت مراد ہے تو پھر پاک سنی تنظیم کے صدر پر بھی الزام لگایا جا سکتا ہے۔۔ قاضی محمد عاقل صاحب کے متعلق رقم طراز ہیں۔

الصلوۃ التحیہ و السلام   اے محمد عاقل اے اعظم امام

بو حنیفہ وقت خود لاریب شک
گفت فخر تونسہ آں پیرے تجی
(بحوالہ سیف رحمانی ص ۷۰)

جواب ... کوئی منصف مزاج بتائے یہ کیا جواب ہے ہم نے چوٹی کے اکابرین دیوبند میں مدرسہ دیوبند کے شیخ الحدیث کے متعلق دیوبندیوں کے واحد شیخ التفسیر احمد علی لاہوری سابق امیر جمیعت العلماء اسلام کے خدام الدین کا حوالہ نقل کیا جو پوری کانگریسی دیوبندی وہابی دنیا کا ذمہ دار ترجمان ہے جس میں لکھا ہے (اگر میں قسم کھاؤں

کہ یہ (مولوی انور کاشمیری) امام اعظم ابو حنیفہ سے بھی بڑے عالم ہیں تو میں اپنے دعوی میں کاذب نہ ہوں گا" (خدام دین لاہور، ۱۸ دسمبر ۱۹۶۴ء)

مصنف سیف رحمانی کو آنکھیں کھول کر پڑھنا چاہئے، خدام الدین میں لکھا ہے اگر میں قسم کھاؤں یہ بات قسم کے ساتھ ہے حلفیہ ہے، قاضی محمد عاقل صاحب کے متعلق قسم کے ساتھ نہیں ہے پھر انور کاشمیری کو امام اعظم ابو حنیفہ سے بڑا عالم کہا جا رہا ہے، جبکہ مولانا غلام جہانیاں صاحب مولانا محمد عاقل صاحب کے متعلق لکھتے ہیں "ابو حنیفہ وقت، لاریب شک" اپنے وقت کا بوحنیفہ یا اعظم امام کہنے میں کوئی خرابی نہیں، خرابی اس میں ہے کسی کو قسم کھا کر امام اعظم ابو حنیفہ سے بڑا عالم کہا جائے ان دونوں باتوں میں زمین آسمان کا فرق ہے مگر وہ کچھ نہیں سمجھ سکتا جس کے دماغ میں دیوبند ہو اسی طرح کسی کو غزالی زماں، رازی دوراں یا غوث زماں یا قطب دوران وغیرہ کہنے میں بھی کوئی خرابی نہیں، امام غزالی، امام رازی یا غوث اعظم قدست اسرارہم سے قسم کھا کر کسی کو بڑا قرار دینے میں خرابی ہے۔ مصنف سیف رحمانی کا یہ کہنا بھی سراسر افتراء ہے کہ عرس کے اشتہاروں میں اعلیٰ حضرت کو امام اعظم لکھا جاتا ہے یہ بھی اس کا اندھا پن ہے کیونکہ لائل پور شریف میں امام اعظم اور حضور سیدی محدث اعظم کا عرس شریف اکٹھا ہوتا ہے اس کا مشترکہ اشتہار شائع ہوتا ہے جس میں حضرت سیدنا ابو حنیفہ ہی کو امام اعظم لکھا جاتا ہے اگر کوئی امام اعظم بھی لکھتا تو کوئی بات تھی لیکن خدام الدین نے تو قسم کھا کر امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے انور کاشمیری کو بڑا عالم لکھا ہے دونوں چیزیں ایک کس طرح ہو گئیں؟ کچھ تو شرم چاہئے!۔

یوسف رحمانی کی امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے بیزاری

مصنف سیف رحمانی ص ۷۱ پر لکھتا ہے' بلکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ
اگر امام اعظم رحمہ اللہ علیہ کا فرمان بھی قرآن و حدیث کے معارض
ہوگا تو ہم اس کو بھی ٹھکرا دیں گے۔ یہ ہے دیوبندیت کی نام نہاد
حنفیت گویا امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے بعض فرامین قرآن و
حدیث سے معارض ہیں اور یوسف رحمانی سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ
علیہ الرحمہ سے زیادہ قرآن و حدیث کا عالم و ماہر ہے اور آپ سے
بڑھ کر علمی و فقہی گہرائی اور قرآن و حدیث کے اسرار و رموز کو سمجھنے
والا ہے' جب دیوبندیوں کے نزدیک سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ علیہ
الرحمہ کے فرمان قرآن و احادیث کے معارض ہوسکتے ہیں اور آپ کو
دعوی حنفیت کے باوجود ٹھکرانے میں شرم و حیا اور غیرت محسوس
نہیں ہوتی تو پھر حنفیت کے نام پر مسلمانوں کو دھوکہ کیوں دے رہے
ہو؟ کیا کبھی اشرف علی تھانوی' رشید احمد گنگوہی' قاسم نانوتوی' خلیل
انبیٹھوی کی گستاخانہ خرافاتوں کو بھی ٹھکرانے کا اعلان کیا ہے؟

چوتھا دیوبندی دجل... مصنف سیف رحمانی رقم طراز ہیں "تکفیری
افسانہ ص ۳۱ پر بعنوان مولوی احمد علی لاہوری کا عقیدہ لکھتا ہے سنو
میں کہا کرتا ہوں اگر تم اپنا نام مادھو سنگھ' گنگا رام رکھو نماز پنجگانہ
ادا کرو زکوۃ پائی پائی گن کر دو' حج فرض ہے تو کرکے آؤ' روزے
رمضان کے تیسوں رکھو' میں فتویٰ دیتا ہوں تم پکے مسلمان ہو(خدام
الدین شیخ التفسیر نمبر)

دیوبندی تاویل ... احمد علی لاہوری نے تو فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص
کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہو نماز روزہ و زکوۃ ادا کرتا
ہو تو وہ مسلمان ہے نام خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو الخ۔(سیف رحمانی
ص ۷۳)

جواب ... ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ مولوی احمد علی لاہوری کی اصل
عبارت میں کلمہ شریف کے الفاظ دکھا دیں تو ہم آپ کو ایک ہزار

روپیہ انعام دیں گے نیز دریافت طلب امر یہ ہے کہ مولوی احمد علی
صاحب شارع نہیں ہیں وہ کونسے ضابطہ شرعیہ سے مادھو سنگھ اور گنگا
رام نام رکھنے کی اجازت دے رہے ہیں' کیا حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکانہ نام رکھنے کی مخالفت نہیں فرمائی کیا اسلام
میں غیر اسلامی ناموں کی ممانعت کا حکم نہیں' احمد علی لاہوری صاحب
کون ہوتے ہیں' مادھو سنگھ اور گنگا رام نام رکھنے کی اجازت دینے
والے؟ شاید اسی لئے دیوبندی امیر شریعت عطاء اللہ بخاری نے
دیناج پور جیل میں اپنا نام پنڈت کرپا رام برہم چاری رکھ لیا
تھا۔(کتاب عطاء اللہ بخاری ص ۲۰)
چلو اگر مادھو سنگھ اور گنگا رام نام ناجائز نہیں ہیں تو آج سے
ہم بھی ملا یوسف رحمانی کو مولوی گنگا رام کہا کریں گے۔

تاویل ... مولوی گنگا رام صاحب نے سیف رحمانی ص ۴۷ پر تضاد کی
دوسری عبارت "اگر کوئی اپنا نام محمد دین' عبداللہ جان' اللہ رکھا'
محمد جان وغیرہ رکھوائے نماز ایک نہ پڑھے' حج فرض ہے تو نہ کرکے
آئے روزہ ایک نہ رکھے' زکوۃ واجب ہونے پر بالکل نہ دے تو میں
فتویٰ دیتا ہوں کہ بڑا کافر حق کہ یہ پکا کافر ہے "(تکفیری افسانہ ص ۳۱
خدام الدین ۲۲ر فروری ۱۹۶۳ء ص ۴۲)
اس کی تاویل مولوی گنگا رام یوں کرتے ہیں کہ فرائض و
واجبات کا منکر بھی اگر کافر نہیں تو پھر من ترک الصلوۃ متعمدا فقد
کفر (الحدیث) کا کیا مطلب ہے اور مانعین زکوۃ کے ساتھ ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان جنگ کیوں فرمایا۔

جواب ... اس کا جواب تو مولوی گنگا رام نے خود دے دیا وہ خود
لکھتا ہے کہ فرائض و واجبات کا منکر اگر کافر نہیں تو من ترک الصلو
ۃ متعمدا فقد کفر (الحدیث) کا کیا مطلب ہے جواباً عرض ہے کہ گنگا
رام صاحب کو معلوم ہو کہ مطلب یہی ہے جو آپ نے بیان کیا یعنی
فرائض و نماز روزہ' زکوۃ' حج وغیرہ کا منکر کافر ہے غفلت و لاپرواہی

سے چھوڑنے والا نہیں یہاں ترک سے مراد انکار فرضیت ہوگا اور فرضیت کا انکار کرنے والا بلا شبہ کافر ہے اسی طرح مولوی گنگا رام نے یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ مانعین زکوۃ کے ساتھ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان جنگ فرمایا یہاں مانعین و منکرین زکوۃ کے ساتھ جنگ کرنا گنگا رام خود تسلیم کرتا ہے جو لوگ زکوۃ نہ دیں وہ شدید گناہگار رہیں کافر نہیں ورنہ مولوی گنگا رام کو بھی چاہئے کہ اپنی دیوبندی فوج کے تین کانے لے کر سیدنا صدیق اکبر کی اتباع میں زکوۃ نہ دینے والوں کے خلاف اعلان جنگ کر دے' دیوبندی جاہل ملاں گنگا رام کو جاننا چاہئے کہ نماز روزہ حج و زکوۃ وغیرہ فرائض کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر بے دین ہے ان کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والا شدید گناہگار ہے کافر نہیں' بے عمل کو کافر نہیں کہا جائے گا۔

مفتی دیوبند کا فتویٰ ... مولوی گنگا رام کے مرکز مدرسہ دیوبند کے مفتی مہدی حسن اپنے ایک فتویٰ ۱۴ر ۶ر ۱۹۷۰ء میں مودودی صاحب بانی جماعت اسلامی کے متعلق لکھتے ہیں ......ان کے خیالات ٹھیک نہیں ہیں بے عمل مسلمانوں کو بھی وہ مسلمان نہیں سمجھتے ہیں۔(تحریک مودودیت اپنے اصلی رنگ میں ص ۳۲)اس فتویٰ پر مفتی اعزاز علی امروہی کے دستخط اور مدرسہ دیوبند کے دار الافتاء کی مہر بھی ثبت ہے لیکن اگر اس کے باوجود مولوی گنگا رام بے عمل مسلمانوں کو کافر ہی سمجھتے ہیں تو پھر وہ روزہ توڑنے والے پر بھی کفر کا فتویٰ دے

بانی مدرسہ دیوبند مولوی گنگا رام کی زد میں

(حکایت نمبر ۳۷۳)حضرت(نانوتوی)احاطہ مسجد میں ہولے بھنے ہوئے تناول فرما رہے تھے(مولوی رفیع الدین سے)فرمایا کہ آیئے مولانا میں (مولوی رفیع الدین)نے عرض کیا حضرت میرا تو روزہ ہے

تھوڑی دیر تامل کر کے پھر یہی فرمایا کہ آیئے مولانا میں فورا بلا تامل کھانے بیٹھ گیا حالانکہ عصر کی نماز ہو چکی تھی افطار کا وقت قریب تھا حضرت(نانوتوی)نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس(روزہ)سے زائد آپ کو ثواب عطا فرمائے گا!۔(ارواح ثلثہ ص ۳۷۹)

اب مولوی گنگا رام کو چاہئے کہ فورا بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی صاحب اور مولوی رفیع الدین دیوبندی پر بھی فتویٰ کفر لگا دے اور جلدی کرے۔

پانچواں دیوبندی دجل

ہم نے تکفیری افسانہ ص ۳۳ پر لکھا تھا وہ(مولوی احمد علی لاہوری)ہر ایک کو معاف کر دیتے تھے لیکن خدا کی ذات و صفات میں شریک ٹھہرانے والے ..... اور بدعت پھیلانے والے کو معاف نہیں فرماتے تھے(خدام الدین لاہور)اس کے تضاد میں مولوی احمد علی صاحب کا عمل ہم نے یوں پیش کیا تھا "اہل شرک و بدعت کی تعظیم اور ان سے پیار و محبت" ایک دفعہ مولانا داؤد غزنوی(غیر مقلد)کی دعوت پر ان کے مدرسہ شیش محل میں میٹنگ تھی حضرت(مولوی احمد علی)پہلے سے کرسی پر تشریف فرما تھے۔مودودی صاحب اور مولانا ابو الحسنات(بریلوی)بعد میں تشریف لائے ○.. حضرت شیخ ہر دو اصحاب کے لئے کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور آگے بڑھ کر ان کو گلے لگا لیا۔(خدام الدین ۸ر مارچ ۱۹۶۳ء ص ۱۴)

اس سے ہم نے دیوبندی قول و فعل کا تضاد یوں ثابت کیا تھا کہ جن کو وہ خود بدعتی و مشرک سمجھتے ہیں ان کی تعظیم بھی کرتے ہیں۔.....ان کے لئے قیام بھی کرتے ان کو گلے بھی لگاتے ہیں اس پر دیوبندی تاویل ملاحظہ ہو۔

مولوی گنگا رام کی تاویل

سیف رحمانی کا جاہل مصنف لکھتا ہے (۱) ملا محمد حسن رضوی نے
اپنے اعلیٰ حضرت کی سنت ادا کرتے ہوئے اور یا شیخ عبدالقادر جیلانی
شیئاً للہ کا نعرہ لگاتے ہوئے تسلیم کر لیا کہ واقعی طور پر مولانا
ابوالحسنات بریلوی مشرک و بدعتی ہیں۔
(۲) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کو اپنے گلے لگایا
اپنی چادر بچھائیں۔
(۳) مولانا ابوالحسنات تم جیسے رضا خانی نہ تھے ..... اگر کوئی شخص
خود چل کر معافی لینے آجائے تو وہ پھر قابل معافی ہے یا کہ
نہیں؟ (سیف رحمانی ص ۷۸)

جواب... نام نہاد مناظر اسلام گنگا رام کی مت ماری گئی' ہم نے
مولانا علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ کو معاذ اللہ
کب مشرک و بدعتی لکھا ہے ۔ یہ اس کا شیطانی مغالطہ اور ابلیسی
دھوکہ ہے۔

ہم نے اپنی طرف سے ایک لفظ تو کیا ایک حرف بھی نہیں لکھا
مطلب یہ ہے کہ یہ خود علماء اہل سنت کو مشرک و بدعتی قرار دیتے ہیں
لیکن اکابر اہل سنت ہی میں سے ایک بزرگ علامہ ابوالحسنات
قادری مرحوم کی تعظیم کے لئے دیوبندی شیخ التفسیر احمد علی لاہوری
نے قیام کیا ان کو گلے لگایا اگر وہ فی الواقع مشرک و بدعتی تھے تو ان
کے لئے قیام کیوں کیا۔ ان کو گلے کیوں لگایا؟ مشرکین کے لئے تو قرآن
مجید میں صاف ارشاد ہے **یا ایہا الذین امنوا انما المشرکون نجس**
اے ایمان والو مشرک نرے ناپاک ہیں اگر معاذاللہ مولانا
ابوالحسنات بریلوی مشرک بدعتی تھے اور ان کے عقائد (علم غیب حاضر
و ناظر وغیرہ) عقائد شرکیہ تھے تو ان کو کون سے ضابطہ شرعیہ سے گلے
لگایا؟ اور مودودی صاحب کو مولوی احمد علی صاحب لاہوری اور
عطاء اللہ بخاری نے تیس دجالوں میں سے ایک اور ان کو مسلمانوں
کی فہرست میں شامل رکھنا اسلام کی توہین قرار دے کر کس طرح ان

کو گلے لگایا؟ کس طرح ان کے لئے قیام کیا اور کس طرح تیس
دجالوں میں سے ایک سے گلے مل گئے کیا دیوبندی شیخ التفسیر
دجالوں کی تعظیم اور ان کو گلے لگانے اور ان کو استقبال کرنے لے
لئے پیدا کئے گئے تھے جن کو وہ خود مشرک اور دجال کہتے ہیں ان کی
تعظیم کا کیا مطلب؟

باقی رہا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چادر کیوں بچھائیں
تو حضور سرکار رسالت رحمۃ للعالمین نبی غیب داں تھے حضور جانتے
تھے آپ کے حسن اخلاق کا کفار مشرکین پر کیا اثر پڑے گا اور کون
کون ایمان لانے والے ہیں اور کب تک ایمان لانے والے ہیں؟
اگر دیوبندی جاہل مصنف و مناظر گنگا رام اس پر اصرار کرے کہ
مشرکین کی تعظیم کرنا صحیح ہے تو وہ خود بتائے کہ پھر مولوی احمد علی
لاہوری صاحب نے یہ کیوں لکھا کہ وہ خدا کی ذات و صفات میں
شریک ٹھہرانے والے اور بدعت پھیلانے والے کو کبھی معاف نہیں
فرماتے تھے بتایئے مولوی احمد علی کا یہ عمل سنت نبوی کے منافی تھا یا
نہیں کیونکہ بقول ملاں رحمانی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو مشرکین
کے لئے چادریں بچھاتے تھے اور ان کی تعظیم کرتے تھے لیکن احمد علی
لاہوری صاحب مشرک اور بدعتی کو کبھی معاف نہیں کرتے تھے ان کا
یہ عمل سنت نبوی کے منافی ہوا؟

(۳) باقی رہی یہ بکواس کہ مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ ہم جیسے
بریلوی نہ تھے بلاشبہ علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمہ صحیح العقیدہ سنی
رضوی بریلوی تھے اور مسلک اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے
داعی و علمبردار تھے۔ ملاحظہ ہو خطبہ صدارت حضرت مولانا
ابوالحسنات قادری صدر مرکزی جمعیت العلماء پاکستان ص ۴ فرماتے
ہیں "کہیں خاتم النبیین کے اصول و اساسی مسئلہ میں رخنہ ڈالنے کی
مذموم سعی کی جدید معنی کو تسلیم کرنے کے لئے "تحذیر الناس" کا بم
پھینکا کہیں "اوہام باطلہ" کا جامہ پہنا کر علم رسالت پر رکیک حملے کئے

کہیں "براہین قاطعہ" نام رکھ کر مسلمانوں پر برق باطل گرائی اس قسم کے بے شمار حشرات الارض پیدا کر کے ایمان کو فنا کرنے کی سعی بے حاصل کی گئی ایسے نازک دور میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد مأۃ حاضرہ قدس سرہ حضرت صدر الافاضل استاذ العلما مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی اور زبدۃ الفضلاء حضرت ابی الحکرم مولانا مفتی شاہ ابو محمد سید محمد دیدار علی صاحب قدس سرھما جیسے اکابر اہل سنت نے مسلمانوں کی رہنمائی فرماتے ہوئے فریب عیار' کید کیاد سے دولت ایمان کو محفوظ و برقرار رکھا "بتایئے مولوی گنگا رام صاحب علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمہ ہم جیسے بلکہ ہم سے بڑھ کر سنی و رضوی بریلوی تھے یا نہیں۔ علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمہ پر یہ افترا کرنا بدترین کذاب ہونے کا اعتراف کرنا ہے کہ علامہ ابوالحسنات خود معافی (کیا معافی دینے کی قدرتیں اور اختیارات اللہ تعالیٰ کی بجائے مولوی داود غزنوی اور مولوی احمد علی لاہوری کو حاصل تھیں) لینے آئے تھے اسکا مقصد یہ ہوگا کہ مولوی احمد علی صاحب بھی معافی لینے اور اپنی نام نہاد حنفیت سے دستبردار ہونے کے لئے غیر مقلد مولوی داؤد غزنوی کے مدرسے میں خود چل کر گئے وہ بھی معافی لینے گئے تھے۔ اس شیطانی خیال آنے سے پہلے ملاں گنگا رام نے یہ بھی نہ سوچا کہ خدام الدین نے خود یہ لکھا ہے کہ مولانا داؤد غزنوی (غیر مقلد) کی دعوت پر ان کے مدرسہ شیش محل میں میٹنگ تھی کیا میٹنگ کو معافی کی محفل کہتے ہیں۔ علامہ ابوالحسنات کو تو مولوی احمد علی لاہوری' عطاء اللہ بخاری' عبد اللہ درخواستی' مولوی داؤد غزنوی وغیرہ نے اپنا مرکزی صدر امام و پیشوا تسلیم کیا تھا اور متفقہ طور پر ۵۳ ء میں تحریک ختم نبوت کی مرکزی مجلس عمل کا صدر چنا اور تسلیم کیا تھا آپ کی قیادت و صدارت میں کام کیا تھا مولانا علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمہ سے معافی لی یا توبہ کروائی تھی تو اپنا مرکزی صدر تسلیم کرتے وقت کراتے' لیکن ہم کہتے ہیں کہ یہ سب مولوی گنگا رام کے

شیطانی تخیلات اور ابلیسی رجحانات ہیں۔ دھوکہ فریب مکر و فراڈ ہی ان کا مقدر ہے اور یہی ان کی تبلیغ کا طول و عرض لعنۃ اللہ علی الکاذبین!

اکابر دیوبند سیف رحمانی کی کفریہ توپ کے دھانے پر!
حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کا عقیدہ

فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء اور اولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک غیبات کا ان کو ہوتا ہے اصل میں یہ علم حق ہے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حدیبیہ و حضرت عائشہ (کے معاملات) سے خبر نہ تھی اس کو دلیل اپنے دعوے کی سمجھتے ہیں یہ غلط ہے۔ (شمائم امدادیہ ص ۶۱ حصہ دوئم)

مولوی یوسف رحمانی کا فتویٰ

قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی حنفی کے حوالے سے لکھتا ہے "اولیاء کو علم غیب نہیں ہوتا ہے۔ ہاں بعض غائب چیزوں کے متعلق خرق عادت کے طور پر کشف یا الہام ہوجاتا ہے جو علم ظنی کا موجب ہے اور یہ کہنا اولیاء کو غیب کا علم ہے کفر ہے (سیف رحمانی ص ۶۴)

مولوی رشید احمد گنگوہی کا عقیدہ

مرید اس بات کا یقین رکھے کہ شیخ (پیر و مرشد) کی روح ایک جگہ پر مقید نہیں بلکہ جس جگہ مرید ہوگا قریب یا بعید اگرچہ شیخ کی ذات بعید ہو لیکن اس کی روحانیت سے دور نہیں ہے ....تب مرید ہر وقت عقدہ کشائی میں شیخ کا محتاج ہوگا اور شیخ کو دل میں حاضر کر کے جب زبان حال سے پوچھے گا یقیناً شیخ کی روح' اللہ کے حکم سے اس کو بتائے گی۔

(امداد السلوک ص ۲۴)

مولوی یوسف رحمانی کا فتویٰ

چند حوالہ جات کو بغیر سوچے سمجھے نقل کر کے لکھتا ہے "جو شخص یہ کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ہیں اور جانتی ہیں کفر ہے" (سیف رحمانی ص ۶۳ مصدقہ مولوی غلام خان و مولوی محمد شریف خیر المدارس ملتان)

تمہارے دشمنوں کا سر رگڑنے پر رہیں قائم
غلامان شہ احمد رضا خان یا رسول اللہ

تمت